رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ رتاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

بدر

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۲ محرم ۱۳۵۲ھ | نمبر ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت ہفتہ زیر اشاعت میں بعارضہ بخار ناساز رہی۔ ہنوز صحت کلی نہیں ہوئی۔ کمزوری بھی بہت ہے۔ احباب دعائے صحت کامل فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(۲) **درخواست دعا:** آج کل امتحان ایف اے بی۔ اے۔ ایم۔ اے میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی لڑکیاں اور لڑکے شامل ہوئے ہیں۔ احباب ان سب کی کامیابی کے لئے دعا فرما کر اجر حاصل کریں۔ میرا بچہ مشتاق احمد سلمہ اللہ بھی۔ ایم۔ ایس۔ سی کے آخری سال کا امتحان دے رہا ہے اس کی کامیابی کے واسطے میرے ہمدرد احباب دعا کر کے مجھے شکر گذاری کا موقعہ بخشیں ؛

(۳) مکرمی شیخ نیاز محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس دورہ علاقہ سندھ حیدرآباد ناظرین فاروق سے حسب ذیل دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ یہ عاجز آج کل چند ایک شدید مشکلات میں ہے۔ اور دعاؤں کا از حد محتاج ہے۔ اس لئے جمیع احباب کرام اور بزرگانِ ملت سے بعجز ملتجی ہے۔ کہ للہ اور محض للہ اس عاجز کے حق میں نہایت درد دل سے دعا فرماویں۔ تا وہ خیر الراحمین اور ارحم الرحمین مولا محض فضل سے اس گنہ گار پر رجوع برحمت ہو۔ اور ہر ایک شر اور مکروہ بات سے بفضلہ محفوظ فرماوے۔ اور تمام مشکلات اور مصائب دور فرما کر امن و راحت کی زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔ امید ہے۔ کہ احباب اس درخواست دعا کو قبول فرما کر بالالتزام دعائیں کرینگے۔ کہ ایک بھائی کی خدا تعالیٰ تمام مشکلات آسان کر کے اس پر رحم اور فضل فرماوے۔ آمین ؛

اطلاع

فاروق کے دی پی چار بار اطلاع شائع کرنے کے بعد جاری کر دیتے ہیں۔ احباب وصول کریں۔ (مینجر)

وصیت نمبر ۳۸۱۴

منکہ غلام محی الدین ولد ولی محمد قوم بٹ کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۱ جون ۱۹۳۰ء ساکن ہیرا چھپالی۔ ڈاک خانہ بگر۔ تحصیل میرپور ضلع میرپور۔ جموں۔ آج مورخہ ۶ ۱۱/۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان خام جس کی موجودہ قیمت یکصد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۳۵ روپیہ ماہوار ہے۔ میں نازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ یا اپنی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں داخل کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط۔ ۶ ۱۱/۳۲ ؛

گواہ شد:۔ کاتب الحروف چراغ الدین مہتمم تبلیغ بنوں ؛

العبد:۔ غلام محی الدین بقلم خود ؛

گواہ شد:۔ ملک عزیز احمد انسپکٹر وصایا بنوں کوہاٹ ڈویژن اسمٰعیل خاں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۳۳ء

کلام الامام امام الکلام

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اسلام کیلئے ایک روحانی مقابلہ کی ضرورت"

اے ایہا الناظرین! انصافاً اور ایماناً سوچو۔ کہ آج کل اسلام کیسے تنزل کی حالت میں ہے۔ اور جس طرح ایک بچہ بھیڑیئے کے منہ میں ایک خطرناک حالت میں ہوتا ہے۔ یہی حالت ان دنوں میں اسلام کی ہے اور دو آفتوں کا سامنا اس کو پیش آیا ہے (۱) ایک تو اندرونی کہ تفرقہ اور باہمی نفاق حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ پر دانت پیس رہا ہے۔ (۲) دوسرے بیرونی حملے دلائل باطلہ کے رنگ میں اس زور شور سے ہو رہے ہیں۔ کہ جب سے آدم پیدا ہوا یا یوں کہو۔ کہ جب سے نبوت کی بنیاد پڑی ہے۔ ان حملوں کی نظیر دنیا میں نہیں پائی جاتی۔ اسلام وہ مذہب تھا۔ جس میں ایک آدمی کے مرتد ہو جانے سے قوم اسلام میں نمونہ محشر برپا ہوتا تھا۔ اور غیر ممکن سمجھا گیا تھا۔ کہ کوئی شخص حلاوت اسلام چکھ کر پھر مرتد ہو جائے۔ اب اسی ملک برٹش انڈیا میں ہزارہا مرتد پاؤ گے۔ بلکہ ایسے بھی جنہوں نے اسلام کی توہین اور رسول کریم کی سب و شتم میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ پھر آج کل علاوہ اس کے یہ آفت برپا ہو گئی ہے۔ کہ جب عین صدی کے سر پر خدا تعالیٰ نے تجدید اور اصلاح کے لئے اور خدمات ضروریہ کے مناسب حال ایک بندہ بھیجا۔ اور اس کا نام مسیح موعود رکھا۔ یہ خدا کا فعل تھا۔ جو عین ضرورت کے دنوں میں ظہور میں آیا۔ اور آسمان پر اس نے گواہی دی۔ اور بہت سے نشان ظہور میں آئے۔ لیکن تب بھی اکثر مسلمانوں نے اس کو قبول نہ کیا۔ بلکہ اس کا نام کافر اور دجّال اور بے ایمان اور مکّار اور خائن اور دروغگو اور عہد شکن اور مال خور اور ظالم اور لوگوں کے حقوق دبانے والا اور انگریزوں کی خوشامد کرنے والا رکھا۔ اور جو چاہا اس کے ساتھ سلوک کیا۔ اور بہتوں نے یہ عذر پیش کیا۔ کہ جو الہامات اس شخص کو ہوتے ہیں۔ وہ سب شیطانی ہیں۔ یا اپنے نفس کا افترا ہے۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ ہم بھی خدا سے الہام پاتے ہیں۔ اور خدا ہمیں بتلاتا ہے۔ کہ یہ شخص درحقیقت کافر اور دجّال اور دروغگو اور بے ایمان اور جہنمی ہے۔ چنانچہ جن لوگوں کو یہ الہام ہوا ہے۔ وہ چار سے بھی زیادہ ہوں گے۔ غرض تکفیر کے الہامات یہ ہیں۔ اور تصدیق کے لئے میرے وہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ ہیں جن میں سے کسی قدر بطور نمونہ اس رسالہ میں لکھے جاتے ہیں۔ اور علاوہ اس کے بعض اصلان حق نے میرے زمانہ بلوغ سے بھی پہلے میرا اور میرے گاؤں کا نام لے کر میری نسبت پیشگوئی کی ہے۔ کہ وہی مسیح موعود ہے۔ اور بہتوں نے بیان کیا۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نے خواب میں دیکھا۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ یہ شخص حق پر ہے۔ اور ہماری طرف سے ہے۔ چنانچہ پیر جھنڈے والا سندھی نے جن کے مریدلاکھ سے بھی کچھ زیادہ ہونگے۔ یہی اپنا کشف اپنے مریدوں میں شائع کیا۔ اور دیگر صالح لوگوں نے بھی دو سو مرتبہ سے بھی کچھ زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ اور کہا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف لفظوں میں اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کی تصدیق کی۔ اور ایک شخص حافظ محمد یوسف نام نے جو صنعدار نہر ہیں۔ بلا واسطہ مجھ کو یہ خبر دی۔ کہ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک نور آسمان سے قادیان پر گرا (یعنے اس عاجز پر) اور فرمایا۔ کہ میری اولاد اس نور سے محروم رہ گئی۔ یہ حافظ محمد یوسف صاحب کا بیان ہے۔ جس کو میں نے بلاکم و بیش لکھدیا۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اور اس پر اور دلیل یہ ہے۔ کہ یہی بیان دوسرے پیرایہ اور ایک دوسری تقریب کے وقت عبداللہ صاحب موصوف غزنوی نے حافظ محمد یوسف صاحب کے حقیقی بھائی منشی محمد یعقوب صاحب کے پاس کیا۔ اور اس بیان میں میرا نام لے کر کہا۔ کہ دنیا کی اصلاح کے لئے جو مجدّد آنے والا تھا وہ میرے خیال میں مرزا غلام احمد ہے۔ یہ لفظ ایک خواب کی تعبیر میں فرمایا۔ اور کہا شاید اس نور سے مراد جو آسمان سے اترتا دیکھا گیا۔ مرزا غلام احمد ہے۔ یہ دونوں صاحب زندہ موجود ہیں۔ اور دوسرے صاحب کی دستی تحریر اس بارے میں میرے پاس موجود ہے۔ اب تبلاؤ ایک فریق تو مجھے کافر کہتا ہے۔ اور دجّال نام رکھتا ہے۔ اور اپنے مخالفانہ الہام سناتا ہے۔ جن میں سے منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ ہیں جو مولوی عبداللہ صاحب کے مرید ہیں۔ اور دوسرا فریق مجھے آسمان کا نور سمجھتا ہے۔ اور اس بارے میں اپنے کشف ظاہر کرتا ہے۔ جیسا کہ منشی الٰہی بخش صاحب کا مرشد مولوی عبداللہ صاحب غزنوی اور پیر صاحب العلم ہیں۔ اب کس قدر اندھیر کی بات ہے۔ کہ مرشد خدا سے الہام پاکر میری تصدیق کرتا ہے۔ اور مرید مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ کیا یہ سخت فتنہ نہیں ہے؟ کیا ضروری نہیں۔ کہ اس فتنہ کو کسی تدبیر سے درمیان سے اٹھایا جائے۔ اور وہ یہ طریق ہے۔ کہ اوّل ہم اس بزرگ کو مخاطب کرتے ہیں۔ جس نے اپنے بزرگ مرشد کی مخالفت کی ہے۔ یعنے منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کو۔ اور ان کے لئے دو طور پر طریق تصفیہ قرار دیتے ہیں۔ اوّل یہ کہ ایک مجلس میں ان ہر دو گواہوں سے میری حاضری میں یا میرے کسی وکیل کی حاضری میں مولوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبداللہ صاحب کی روایت کو دریافت کرلیں۔ اور استاد کی عزت کا لحاظ کرکے اس کی گواہی کو قبول کریں۔ اور پھر اس کے بعد اپنی کتاب عصائے موسیٰ کو جس اس کی تمام ممکنہ چھپیوں کے کسی ردی میں پھینک دیں۔ کیونکہ مرشد کی مخالفت آثار سعادت کے برخلاف ہے۔ اور اگر وہ اب بھی مرشد سے عقوق اختیار کرتے ہیں۔ اور عاق شدہ فرزندوں کی طرح مقابلہ پر آتے ہیں۔ تو وہ تو فوت ہوگئے۔ ان کی جگہ مجھے مخاطب کریں۔ اور کسی آسمانی طریق سے میرے ساتھ فیصلہ کریں۔ مگر پہلی شرط یہ ہے کہ اگر مرشد کی ہدایت سے سرکش ہیں۔ تو ایک چھپا ہوا اشتہار شائع کردیں۔ کہ میں عبداللہ صاحب کے کشف اور الہام کو کچھ چیز نہیں سمجھتا۔ اور اپنی باتوں کو مقدم رکھتا ہوں۔ جواب باصواب دو ہفتہ تک آنا چاہیئے۔ مگر چھپا ہوا اشتہار ہو۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان۔ ۱۵ر دسمبر ۱۹۰۰ء"

(ار بعین)

خالصہ مشن

سکھ مصنفوں کی تاریخ دانی

اور

جہالت کا کچھ نمونہ

(از گیانی واحد حسین شیر سنگھ مبلغ قادیان دار الامان)

سیوا سنگھ کی بیہودہ سرائی کا جواب

ایڈیٹر صاحب خالصہ سماچار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے جواب میں کچھ ٹریکٹ لکھے ہوئے ہیں۔ ان میں چند اس وقت ہمارے سامنے ہیں۔ ان ٹریکٹوں کے آخر میں ماسٹر اودھم سنگھ صاحب بی۔ اے خالصہ کالیج امرت سر اور سردار ہرسنگھ صاحب بی۔ اے خالصہ کالیج ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ سرزائی پارٹی نے جو طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا تھا۔ ہمیں خوشی ہوئی ہے۔ کہ بھائی سیوا سنگھ صاحب نے جو مشرکۃ الاذہان کتب لکھنے میں مشہور ہیں یہ کام انہوں نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے۔ اور "جولا" صاحب۔ گورو نانک صاحب اور طواف کعبہ اور نور کا فتور یہ ٹریکٹ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھکر مدلل اور دندان شکن ہیں۔ جہاں تک عقلی نقلی دلائل کا تعلق ہوسکتا تھا۔ ان مضامین پر فیصلہ کن بحث کی گئی ہے۔

ناظرین یہ ہے وہ ریویو جو ان ہر دو صاحبان نے کیا۔ اور خوب پڑھکر کیا۔ اب میرے مخاطب عام طور پر سب سکھ اور خصوصاً یہ تینوں اصحاب ہوں گے۔

حل طلب سوالات

سوال نمبر ۱:۔ سردار سیوا سنگھ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نہایت ہی گندہ ذہنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اگر مرزائی پارٹی کے طرف سے سکھوں کے خلاف لکھی ہوئی کتابیں۔ ٹریکٹ۔ رسالے۔ پمفلٹ ہینڈ بل وغیرہ جمع کئے جائیں۔ تو وہ لاہور سے دہلی تک جانے والی ۲۷۸ میل لمبی سڑک کو اپنے نیچے ڈھانپ لیں۔" آپ کے ان میلوں کی تعداد سے ہمیں معلوم نہیں۔ کہ سردار صاحب نے یہ مختصر سا راستہ کہاں سے نکال لیا ہے۔ ریلوے کا کوئی ایسا ٹائم ٹیبل میری نظر سے نہیں گذرا۔ جس میں لاہور سے دہلی تک ۲۷۸ میل کا سفر لکھا ہو۔ بلکہ وہاں پر تو ۴۳۱ میل لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سردار صاحب نے گیارہ بجکر ۵۹½ منٹ جمع نصف پر بوقت دوپہر بیٹھکر یہ مضمون لکھا ہے۔ اور اس وقت ان ہر دو ریویو کرنے والے گریجوایٹ صاحبان نے اس رسالہ کا معائنہ فرمایا ہے۔ کیا عموماً سکھ اور خصوصاً یہ ہر سہ صاحب کسی ٹائم ٹیبل سے لاہور سے دہلی ۲۷۸ میل بتا سکتے ہیں؟

سوال نمبر ۲:۔ سیوا سنگھ صاحب فرماتے ہیں:۔

"سرزا صاحب:۔ اس ۲۰ جون ۱۹۲۱ء کی تحریر میں گورو نانک صاحب کو ویدوں کو روحانی برکتوں سے ملنے والا قرار دیتے ہیں۔" (نور کا فتور صفحہ ۱۱)

ناظرین حضرت صاحب نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی ہے۔ لیکن ایڈیٹر خالصہ سماچار ۲۰ر جون ۱۹۲۱ء کی تحریر پیش کرتا ہے۔ بہت خوب سردار سیوا سنگھ صاحب اور دوگر گریجوایٹ صاحب مہربانی فرماکر جواب سے مطلع فرمائیں۔ کہ حضرت کی وفات کے ۱۳ سال بعد کی تحریر حضورؑ کی کس طرح ہوسکتی ہے۔ کیا بھائی سیوا سنگھ صاحب نے جھوٹ بول کر نجاست پر منہ نہیں مارا؟

سوال نمبر ۳:۔ سردار سیوا سنگھ صاحب فرماتے ہیں۔ "لیکن ۱۹۰۷ء میں سرمہ چشم آریہ کتاب لکھ کر اس میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بابا نانک صاحب تو سب پورانوں اور شاستروں کو ویدوں کی طرح البشور کرت ہی یعنی خدا کا کلام جانتے ہیں۔" اس کے بعد بہت گندہ دہاتی سے کام لیا گیا ہے۔ (نور کا فتور صفحہ ۱۱)

ناظرین بھائی سیوا سنگھ ایڈیٹر خالصہ سماچار کا یہ لکھنا کہ سرمہ چشم آریہ کتاب ۱۹۰۷ء کی تحریر ہے۔ بالکل جھوٹ اور بکواس ہے۔ سرمہ چشم آریہ حضرت نے ۱۸۸۶ء میں تحریر فرمائی ہے۔ لیکن عقل کا اندھا ایڈیٹر ۱۹۰۷ء کی تحریر بتاکر حضرت صاحب کو گالیاں نکال کر اپنی خباثت اور بد باطنی کا ثبوت دیتا ہے۔ کیا کوئی سکھ صاحب بھائی سیوا سنگھ یا دوگر گریجوایٹ جواب دیں گے؟

سوال نمبر ۴:۔ بھائی سیوا سنگھ صاحب ایڈیٹر اخبار خالصہ سماچار ارشاد مبارک فرماتے ہیں:۔

"پھر تیسری طرف ست بچن کتاب چھپنے کے سات سال بعد لکھی۔ کتاب سرمہ چشم آریہ میں لکھتے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ درپردہ حق کے قبول کرنے کے لئے بہت کچھ تیار ہوگئے تھے۔" (نور کا فتور صفحہ ۲۷)

ناظرین یہی گپ ایڈیٹر امرت جناب گیانی بھجن سنگھ صاحب نے ہانکی تھی۔ دیکھو اخبار فاروق ۲۸ر اکتوبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۶ کالم اوّل مضمون "گورو نانک صاحب مسلمان نہیں تھے" معلوم ہوتا ہے۔ کہ گیانی صاحب نے اسی ٹریکٹ سے نقل ماری تھی۔ جناب عالی سکھ دماغ کیسے چھپا رہے۔ سنو غور سے سنو۔ سرمہ چشم آریہ پہلے کی کتاب ہے۔ اور ست بچن بعد کی۔ سرمہ چشم آریہ حضرت نے ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۶ء میں تصنیف فرمائی۔ اور ست بچن ۱۸۹۵ء میں گویا ۹ سال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب ست بچن سے پہلے سرمہ چشم آریہ بنا۔ لیکن جناب سرمہ چشم آریہ کو ست بچن کے سات سال بعد کی تصنیف بتلاتے ہیں۔ واہ سردار صاحب واہ۔ یہی معلومات ہیں جن کی بنا پر حضرت مسیح پر اعتراض کرتے ہو۔ کیا اب دوگرو بچوایٹ جواب دینے کے لئے بھائی سیوا سنگھ صاحب کو مجبور کریں گے ؟

سوال نمبر ۵ :۔ بھائی صاحب لکھتے ہیں :۔

"غور کرو۔ جب گورو نانک صاحب ۱۵۹۶ بکرمی داخل بحق ہونے کے ۱۳۶ سال بعد گورو گوبند سنگھ صاحب بھی اس دنیا فانی کو چھوڑ کر راہ گزائے عالم جاودانی ہو گئے" (نور کاہ فتور صفحہ ۳۵)

معزز ناظرین سیوا سنگھ صاحب اسلام تو کجا جس مذہب میں وہ پیدا ہوئے اس سے بھی مطلق جاہل اور کورا ہے ہو گورو نانک کی وفات اور گورو گوبند سنگھ کی وفات تک ۱۳۶ سال کا عرصہ بتاتا ہے۔ حالانکہ گو اگرچہ باوا صاحب کی وفات کا اختلاف ہے۔ کیونکہ بعض جنم ساکھیوں کے قلمی نسخوں میں آپ کی وفات ۱۵۴۶ بکرمی بتائی گئی ہے۔ اور پھر جنم ساکھی بالا مطبوعہ منشی نول کشور میں بھی آپ کی وفات ۱۵۴۶ بکرمی لکھی ہے۔ اور گورو گوبند سنگھ کی وفات ۱۷۶۵ بکرمی کو ہوئی۔ تو اس حساب سے باوا صاحب کی وفات اور گورو گوبند سنگھ کی وفات کا درمیانی فاصلہ ۲۱۹ سال کا ہوا۔ سردار سیوا سنگھ صاحب کا ۱۳۶ بتانا جھوٹ بکواس ثابت ہوا۔

(۲) پورا تن جنم ساکھی صفحہ ۱۸۸ میں باوا صاحب کی وفات ۱۵۹۵ بکرمی بتائی گئی ہے۔ اس حساب سے بھی باوا صاحب اور گورو گوبند سنگھ کی وفات کا فاصلہ ۱۷۰ سال بنتا۔ آپ کے ۱۳۶ سال بتانا غلط ہو گئے۔

(۳) اگر ہم بعض جنم ساکھیوں یا آپ کے کہنے کے مطابق باوا صاحب کی وفات ۱۵۹۶ بکرمی بھی تسلیم کر لیں۔ تو بھی آپ کا دعویٰ باطل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گورو گوبند سنگھ کی وفات ۱۷۶۵ بکرمی کو ہوئی۔ اس حساب سے بھی گورو نانک اور گورو گوبند سنگھ کی وفات کا درمیانی عرصہ ۱۶۹ سال کا ہوا۔ پس آپ کا یہ کہنا کہ باوا صاحب سے ۱۳۶ سال بعد گوبند سنگھ کی وفات ہوئی بالکل جھوٹ اور بکواس ٹھہرا۔ سیوا سنگھ اور دوسرے گرو بچوایٹ ثابت کریں گے۔ باوا صاحب اور گوبند سنگھ کی موت کا فاصلہ ۱۳۶ سال تھا ؟

سوال نمبر ۶ :۔ سکھ مصنفوں کی ہمیشہ یہی عادت رہی ہے۔ کہ بغیر سوچے سمجھے اور بغیر اسلام کی واقفیت پیدا کرنے کے بے ہودہ اعتراض کرنے لگ پڑتے ہیں۔ بلکہ جاہلوں کو تو اریخ کا علم بھی نہیں ہوتا۔ مثلاً تواریخ گورو خالصہ میں لکھا ہے :۔

"جیسے یورپ میں حضرت مسیح۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت محمد صاحب۔ ہندوستان میں رام چندر۔ کرشن پرسرام۔ بودھ علیٰ ہذا۔ گورو نانک سے لے کر گورو گوبند سنگھ صاحب پنجاب ایسے ہی ہوئے ہیں"

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ)

ناظرین غور فرمائیں۔ گیانی گیان سنگھ صاحب حضرت مسیح حضرت موسیٰ۔ حضرت نبی کریم صلعم کی پیدائش یورپ میں بتلاتا ہے۔ نامعلوم سکھوں کے خیال میں پنجاب سے باہر سب یورپ ہے۔ کیا کوئی سکھ بتا سکتا ہے۔ کہ مکہ شریف یا یوروشلم وغیرہ یورپ میں ہیں۔ سکھی دماغ کو ہی شرف حاصل ہے۔ جو ایشیا اور یورپ میں بھی تمیز نہیں کر سکتا۔ یہ وہ تواریخ ہے۔ جس کو گیان سنگھ نے بڑی محنت کے ساتھ دور دراز ملکوں کا سفر کر کے لکھی ہے۔ اور پنجاب خالصہ ایجنسی امرت سر نے شائع کیا ؟

سوال نمبر ۷ :۔ آگے چل کر گیانی گیان سنگھ جی لکھتے ہیں :۔

"ملک عرب میں محمد صاحب کے پیدا ہونے سے پیشتر عربی لوگ لات منات دو بڑے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ لات کی پیروشنائی اور منات کے پیرو قریشی تھے۔ یہ ہر دو بت کعبہ کے اندر بند ہیں"

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۲)

سکھ گیانی نے کس قدر گپ ماری ہے۔ کہ شنائی لات کے پیرو اور قریشی منات کے پیرو تھے۔ اور یہ بت کعبہ کے اندر بند ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ بکواس ہے۔ نہ لات کے ماننے والے شنائی اور نہ منات کے ماننے والے قریشی نہ ہی کعبہ میں کوئی بت ہے۔ کیا کوئی گرو کا سکھ اس طرف توجہ فرمائے گا ؟

سوال نمبر ۸ :۔ گیان سنگھ جی ارشاد فرماتے ہیں :۔

"بقول پیغمبر صاحب حدیث ذیا اللہ میں لکھا ہے۔ کہ ہندو کافر جب تک دین محمدی قبول نہ کریں۔ اُن کو قید کرو۔ قتل کرو۔ غلام بناؤ۔ وغیرہ"

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲)

ناظرین کوئی حدیث کی کتاب جس کا نام ذیا اللہ ہو۔ مسلمانوں کے پاس تو نہیں۔ ہاں اکال بنگے میں یا کسی کے گھر یا ایڈیٹر خالصہ سماچار کے پاس ہو گی۔ ہم نے تو نہ آج تک دیکھی۔ اور نہ ہی سنی ہے۔ اور ضیاء اللہ کو بھی ذ کے ساتھ لکھا ہے۔ کیا کوئی سکھ حدیث ذیاء اللہ دکھا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بولو گپی جی کی جے۔

سوال نمبر ۹ :۔ گیانی گیان سنگھ جی لکھتے ہیں :۔

"گورو ارجن صاحب امرت سر تالاب سنتوکھ سر کو ۱۶۴۱ بکرمی بنانا شروع کیا۔ جو ۱۶۴۰ بکرمی کو تیار ہو گیا"

(تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۶۸۵)

بہت خوب جناب ہو تو ایسا ہی کہ بنانا تو ۱۶۴۱ کو شروع کیا۔ اور ۱۶۴۰ بکرمی کو بن کر تیار ہو گیا۔ قربان جاؤں ایسے قیمتی دماغ پر جس سے یہ باتیں نکلتی ہیں۔ جو شروع کرنے سے ایک سال پہلے ہی تیار ہو گیا۔ کیا کوئی سکھ صاحب اس پر روشنی ڈالیگا ؟

سوال نمبر ۱۰ :۔ گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں :۔

"مردانہ کی وفات ۱۳ مگھر سمت ۱۵۸۱ بکرمی کو ہوئی"

تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۴۸۷

ناظرین یہ سکھ مصنف نے اپنی طرف سے جھوٹی فرضی تاریخ سمت بنا کر لکھی ہے۔ کیا کوئی ان مصنفوں سے ہمدردی رکھنے والا پرمی بتا سکتا ہے۔ کہ گیانی جی نے یہ سمت کس کتاب سے نقل کی ہے۔ یا جھوٹ لکھ کر نجاست پر منہ مارا ہے۔

(باقی دارد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

مسیح موعودؑ اور دعوی نبوت

خداوند تعالیٰ جلشانہٗ کی سنت ہے۔ کہ وہ دنیا میں نبی بھیجتا ہے۔ چنانچہ ہر قوم کی طرف نبی بھیجے گئے۔ اسی طرح ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر علیہم السلام گذر چکے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خداوند تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت بخشی ہے ؛

جہاں خداوند تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ نبی بھیجتا ہے۔ وہاں اس کی یہ بھی سنت ہے۔ کہ وہ اپنے برگزیدہ رسولوں کی صداقت کو دنیا پر واضح کرنے کے لئے ان کے مخالفین کے اندر جوشِ عداوت بھی پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن اس ابتلاء کے علاوہ مومنوں کے ایمان کو پرکھنے کے لئے ان کے اندر کئی ایک اور پیچیدہ باتیں پیدا کر دیتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ بات بھی ہے۔ کہ مومنوں کے اندر منافقین کا گروہ پیدا ہو جاتا ہے جو مخالفین انبیاء کے گروہ سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہوتا ہے ؛

اس گروہ کا نبی کی موجودگی میں کوئی بس نہیں چلتا۔ اور نہ ہی دال گلتی ہے۔ البتہ پیارے نبی کے ان فانی نور رکھنے والی آنکھوں سے اوجھل ہو جانے کے بعد طاقت پکڑتا ہے۔ اور کئی مسائل میں اختلاف کرنے لگتا ہے۔ اور یہ بھی مسلمہ امر ہے۔ کہ خداوند کریم کی سنت تبدیل اور تحویل نہیں ہوا کرتی۔ قرآن کریم میں آیا ہے۔ کہ لا تجد لسنت اللہ تبدیلا۔ کہ خداوند تعالیٰ کی سنت کو تبدیل نہیں پائیگا ؛

مندرجہ بالا قانون کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد منافقین کا ایک زبردست گروہ کھڑا ہوا۔ جس نے آنحضرت صلعم کی بنائی ہوئی جماعت میں تفرقہ ڈالنا چاہا۔ اور اس کے تمام نظام کو درہم برہم کر کے اس پاک سلسلہ کی بیخ کنی پر تلا۔ جس کی اصلی بنیاد خلافت کا جھگڑا اٹھا۔ اور اس گروہ نے یہ آڑ لے کر اسلام کو مٹانے کے لئے ہزارہا منصوبے کئے۔ چونکہ خداوند تعالیٰ جس جماعت کے پودے کو اپنے ہاتھ سے لگاتا ہے۔ اس کی نشوونما بھی اپنے ہاتھ ہی سے کرتا ہے۔ بلکہ ہر جگہ اپنے ہاتھ سے قائم کردہ جماعت کو غلبہ اور نصرت دیتا ہے۔ اور ان منافقوں کو جو خدائی ہاتھوں سے قائم شدہ سلسلہ کا شیرازہ بکھیرنا چاہتے ہیں۔ ان کو روسیاہی اور ناکامی کا منہ دکھاتا ہے۔ اس لئے تمام کے تمام وہ منافق جو اسلامی پودے کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہتے تھے۔ خائب و خاسر رہے ہیں مگر اسلام پھیلتا۔ پھولتا ہوا دامن مراد کو کامیابی کے پھولوں سے بھر کر اب تک۔ تازہ بلکہ قیامت تک تازہ رہے گا ؛

اب بعینہٖ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گذر جانے کے بعد منافقین کا ایک گروہ کھڑا ہوا۔ جس نے پہلے گروہ کی مماثلت کو قائم رکھتے ہوئے احمدی سلسلہ کو تباہ و برباد کرنا چاہا۔ مگر خدائی ہاتھوں نے اس کو اٹھا کر مدینۃ المسیح سے کئی میل دور پھینک دیا۔ اور روز بروز وہ گروہ تنزل کی طرف جا رہا ہے۔ بہت لوگوں کو اپنے پھندے میں پھنسایا پیسے بٹورے طرح طرح سے لوگوں کو گمراہی کیطرف مائل کرنے کی کوشش کی۔ مگر بے سود۔ کیونکہ جھوٹ کبھی نہیں چلتا ؛

اس کے برعکس حقیقت شعار سلسلہ کو روز بروز ترقی پر ترقی حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ اور حاصل ہوتی رہے گی ؛

ان منافقین کا ظاہری طور پر یہ دعویٰ ہے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام دعاوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور ہم حقیقی احمدی ہیں۔ .. .. لیکن میں اب ثابت کروں گا۔ کہ یہ ان کا صرف مکر اور فریب ہے۔ حقیقت میں وہ احمدیت کے دشمن اور حضرت مسیح موعودؑ کے تمام دعاوی کے منکر ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی ثابت کیا ہے۔ مگر یہ کہتے ہیں۔ کہ حضورؑ نے نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ اور آپؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت کا قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے اجراء ثابت کیا ہے۔ مگر یہ منکر ہیں ؛

اب میں حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی کتب سے ثابت کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے آنحضرت صلعم کے بعد نبی کا آنا لازمی فرمایا ہے۔ اور اپنے آپ کو قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیوں کے مطابق نبی ثابت کیا ہے اس کے ساتھ انشاء اللہ ان منافقین کے سرگروہ کے سابقہ عقائد بھی درج کروں گا ؛

اب میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے وہ تمام حوالجات درج کرتا ہوں۔ جن میں حضرت صاحب نے اجرائے نبوت اور اپنے نبی ثابت کیا ہے۔

آیات قرآنی سے حضرت مسیح موعودؑ کا اپنی نبوت پر استدلال اور اجرائے نبوت

۱۔ ایک غلطی کا ازالہ

"پس یہ آیت کہ ما کان محمدٌ ..... وخاتم النبیین اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ لیس محمدٌ ابا احدٍ من رجال الدنیا ولکن ھو اب الرجال الآخرۃ کلا نہٗ۔ خاتم النبیین ولا سبیل الی الفیوض اللہ من غیر توسطہٖ۔ غرض میری نبوت باعتبار محمدؐ و احمدؐ ہونے کے ہے"

اب ان منافقین کو بتلانا چاہیئے۔ کہ کیا وہ حضرت مسیح موعودؑ کے حقیقی طور پر پیرو کار اور آپؑ کے قدم بقدم چلنے والے ہیں؟ اگر ہیں تو آپؑ کے اس دعویٰ کو بھی مانیں۔ نہیں مانتے تو جھوٹے ہیں ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۶۷ :۔

"لاجرم خدا نے مجھ کو آدم بنایا۔ اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو خاتم النبیین کا بروز بنایا۔ اور بعید اس میں یہ ہے۔ کہ خدا نے ابتدا سے ارادہ فرمایا تھا۔ کہ اس آدم کو پیدا کریگا۔ جو آخری زمانہ کا خاتم الخلفاء ہوگا"

۳۔ ضمیمہ خطبہ الہامیہ صفحہ ب

ترجمہ لفظی "اور نبوت ختم کی گئی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ کوئی نبی نہیں آپ کے بعد مگر وہی جو اُس کے نور سے منور کیا گیا ہو۔ اور حضرت کبریا کی طرف سے اس کا وارث بنایا گیا ہو"

اب بتلائیں۔ کہ آنحضرتؐ کے نور سے کوئی شخص منور ہو کر نبی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر ہو سکتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ بھی آنحضرت صلعم کے نور سے منور ہو کر نبی ہوئے ہیں یا نہیں؟

آگے دیکھیے حضرت مسیح موعودؑ کیا فرماتے ہیں

۴۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۴ :۔

"اگر حضرت (مسیح) سچ مچ زمین پر اتریں گے اور ۲۳ برس تک جبرائیل وحی نبوت لے کر اُن پر نازل ہوتا رہے گا۔ تو کیا ایسے عقیدے سے دین اسلام باقی رہ جائیگا۔ اور آنحضرت صلعم کی ختم نبوت اور قرآن کی ختم وحی پر کوئی داغ نہیں لگیگا؟"

اب بتلائیں حضرت صاحب کی اس سوال سے کیا غرض ہے۔ اور آپ نے یہ سوال کیوں کیا۔ غبی سے غبی شخص بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہاں حضرت موعودؑ کی غرض اجرائے نبوت سے ہے۔ کہ آنحضرتؐ کے بعد نبی آسکتا ہے۔

۵۔ محمد حسین بٹالوی اور عبداللہ چکڑالوی کے مباحثہ پر حضرت اقدس کا ریویو صفحہ ۶ و ۷ :۔

"ما کان محمد ابا احد ۔ ۔ ۔ ۔ ولکن خاتم النبیین

یعنی آنحضرت صلعم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ مگر وہ رسول اللہ اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ یہ لفظ کا لفظ زبان عربی میں استدراک کے لئے آتا ہے۔ یعنی تدارک مافات کے لئے۔ سو اس آیت کے پہلے حصہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا۔ یعنی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی۔ وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا۔ سو لاکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ آپ کے بعد براہ راست فیوضِ نبوت منقطع ہو گئے۔ اور اب کمالی نبوت صرف اس شخص کو ملے گا۔ جو اپنے اعمال پر اتباعِ نبوی کی مہر رکھتا ہو"

ناظرین اس عبارت سے خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہاں حضرت کا کیا منشاء ہے۔

۶۔ مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۶ و ۶۷ :۔

"ختم نبوت مراد کمالِ نبوت است بر رسول صلعم و او از ہمہ پیغمبران افضل است و اعتقاد ما داریم۔ کہ بعد از او ہیچ پیغمبرے نیست۔ مگر آنکہ از اُمت او باشد و از روحانیت او فیض یافتہ باشد"

۷۔ حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۹۶-۹۷

"یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے۔ جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے۔ اور خدا کی مُہر نے یہ کام کیا۔ کہ آنحضرت صلعم کی پیروی کرنے والا اس درجے کو پہنچا۔ کہ ایک پہلو سے اُمتی اور ایک پہلو سے نبی۔ کیونکہ اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلعم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو اواخذہ کمالات کے لئے مُہر دی جو کسی نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا"

۸۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹ :۔

"ایسا ہی براہین کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام محمدؐ اور احمدؐ بھی رکھا۔ اور یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جیسا کہ آنحضرت خاتم النبیین ہیں ویسے ہی یہ عاجز خاتم ولایت ہے"

۹۔ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۱ :۔

"قرآن شریف کی رُو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے۔ جو بتوسط فیض اور اتباع آنحضرت صلعم کسی انسان کو خداوند تعالیٰ سے شرف مکالمہ مخاطبہ حاصل ہو۔ اور وہ بذریعہ وحی الٰہی کے مخفی طور پر اطلاع پاوے۔ تو پھر ایسے نبی اُس اُمت میں کیوں نہیں ہونگے۔ اس پر کیا دلیل ہے ہمارا مذہب نہیں ہے۔ کہ ایسی نبوت پر مہر لگ گئی ہے۔ صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے۔ جو احکام شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو۔ یا ایسا دعویٰ ہو۔ جو آنحضرتؐ کی اتباع سے الگ ہو کر کیا جاوے"

۱۰۔ چشمہ معرفت ص ۳۲۴ :۔

"اور جانتا ہوں۔ کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں۔ اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی شریعت لانے والا رسول نہیں۔ اور نہ کوئی ایسا نبی ہے۔ جو ان کی اُمت سے باہر ہو"

۱۱۔ چشمہ معرفت حصہ دوم صفحہ ۹ :۔

"وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں۔ کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوت ان پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی شریعت لانے والا رسول نہیں۔ اور نہ کوئی ایسا نبی ہے۔ جو ان کی اُمت سے باہر ہو"

۱۲۔ تجلیات الٰہیہ ص ۲۴ و ۲۵ :۔

"اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکلام ہوا۔ کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ صرف مجھے محض آنحضرت صلعم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر آنحضرت صلعم کی اُمت نہ ہوتا۔ اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر تمام دنیا کے پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے۔ تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہ جو پہلے اُمتی ہو پس اس بنا پر میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی" (باقی دارد)

(عبداللہ خاں اختر جتوئی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن

مباحثہ گنج

مسئلہ حیات و ممات مسیح ناصری

(از سعدی لاہور)

(گذشتہ سے پیوستہ)

حیات مسیح پر غیر احمدیوں کی چوتھی دلیل

پیشگوئی میں صریح طور سے عیسےٰ ابن مریم کا نام ہے۔ اور کون نہیں جانتا۔ کہ ابن مریم عَلَم ہے۔ اور استعارہ عَلَم نہیں ہو سکتا۔ اور معرفہ مجاز نہیں لایا جا سکتا۔ پس ضرور ہے۔ کہ کلام نبوی میں وہی مسیح ابن مریم مراد ہو۔ جو آج سے ۱۹ سال پیشتر بنی اسرائیل میں پیدا ہوا تھا جو حسب تصریح آیت بل رفعہ اللہ الیہ" زندہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور جس نے حسب ارشاد حضرت سرور کائنات صلعم آخری زمانہ میں آسمان سے نزول کرنا ہے۔ احمدیوں کے پاس اس کا قطعاً کوئی جواب نہیں ؛

احمدیوں کی طرف سے دلیل چہارم کی تردید

اس بات کا جواب پہلے بھی دیا جا چکا ہے۔ اب بھی مختصراً اس کا اصولاً جواب دیا جاتا ہے۔ کہ جب حقیقت متعذر ہو۔ تو معرفہ مجاز ہو سکتا ہے۔ ایسا ہی استعارہ عَلَم ہو سکتا ہے۔ جب کہ ایک وصف مشہورہ اس عَلَم کی اس میں پائی جائے۔ مثلاً حاتم ایک شخص خاص کا نام ہے۔ اور عَلَم ہے۔ مگر جب اس کی وصف مشہور کسی اور شخص میں کلی طور سے پائی جائے۔ تو اسے حاتم کہینگے۔ اور اس صورت میں گو یہ حاتم استعارہ ہے۔ مگر عَلَم ہے کتب نحو میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ ولا تکون الاستعارۃ علما لما فاتہ الجنیۃ الا اذا تضمن العلم نوع وصفیۃ بواسطۃ اشتہارہ بوصف من الاوصاف کحاتم بالسخاوت ومادر بالبخل وسحبان بالفصاحۃ وباقل بالعفاھۃ۔ (ترجمہ) اور استعارہ عَلَم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جنیت عَلَم میں نہیں (یعنی عَلَم تو خاص شخص کا نام ہے) ہاں جب عَلَم کسی خاص صفت کی وجہ سے مشہور ہو۔ تو پھر اسے بطور استعارہ لا سکتے ہیں۔ جیسے حاتم سخاوت میں۔ مادر بخل میں وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح جب وفات مسیح ثابت ہو چکی ہے۔ اور مُردوں کا واپس اصالتاً آنا بروئے قرآن شریف محال ہے۔ اور نیز جب حلیوں میں فرق ہے۔ ایک ہی شخص کے دو حلیے نہیں ہو سکتے۔ ہاں دو شخصوں کا ایک نام ہو سکتا ہے۔ اس لئے پیش گوئی کا ابن مریم مسیح ناصری مراد نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کوئی اور ہے۔ جس میں مسیح ناصری کی غالب اور مشہور صفات بکلی پائی جائینگی۔ اس کے سوا اور کچھ مراد نہیں ہو سکتا ؛

حیات مسیح پر غیر احمدیوں کی پانچویں دلیل

قرآن شریف اور احادیث کی صاف اور صریح شہادتیں پیش کرنے کے بعد اب ہم جناب مرزا صاحب کے کلام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جناب مرزا صاحب اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ مترجم کے صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہیں "یہ لوگ افترا سے کہتے ہیں۔ کہ ۔۔۔ میں کہتا ہوں۔ کہ ابن مریم فوت ہو گیا ہے۔ اور زمین شام میں مدفون ہے اور میں اس کے ۔۔۔ آسمان پر حی و قائم ہونے پر ایمان نہیں رکھتا ۔۔۔ پس یہ سب کچھ ان کے افترا اور تحریفات ہیں۔ میرا خدا پاک ہے۔ میں نے کبھی ایسی بات نہیں کہی۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ یہ دجال ہیں" (حمامۃ البشریٰ مترجم صفحہ ۲۳-۲۵) پس ایسے صاف اور صریح الفاظ کی موجودگی میں جو حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر حی و قائم نہیں مانتا ہے۔ اور ان کو فوت شدہ مانتا ہے۔ وہ بموجب تحریر صریح محولہ بالا کے مفتری اور دجال ہے۔ ولے احمدیو۔ تمہارا نبی تم کو وفات مسیح کے ماننے میں جھوٹا اور مفتری اور دجال قرار دے رہا ہے۔ اب بھی تم اس سے باز آؤ گے یا نہیں۔ قرآن کی شہادت نہیں مانتے نہ سہی۔ حدیث کی نہیں مانتے نہ سہی۔ خدا را اپنے نبی کے صاف اور صریح الفاظ اور ارشاد کو تو مانو۔ اور دجال اور مفتری نہ بنو۔ اور نہ ہی ایسا غلط عقیدہ میرزا صاحب کی طرف منسوب کر کے اُن کو دجال اور مفتری قرار دو ؛

احمدیوں کی طرف سے دلیل پنجم کی تردید

جناب مولوی صاحب کیا وجہ ہے۔ کہ آپ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے۔ اور کیوں اپنی عاقبت کو انبار در انبار جھوٹ کی نجاست سے اور "لا تقربوا الصلوٰۃ" والی بات پر عمل کر کے تباہ و برباد کر رہے ہیں۔ ہاں ضرور تھا۔ کہ امت میں یہود پیدا ہونے کی نسبت جو پیشگوئی قرآن شریف کی آیت غیر المغضوب علیہم اور آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے حذو النعل بالنعل کے الفاظ میں کی گئی ہے۔ وہ ضرور بضرور پوری ہوتی۔ سو ہم ایمان لائے۔ کہ وہ آپ جیسے اشخاص کے ہونے سے من و عن پوری ہو گئی۔ مولوی صاحب کیوں مخلوق خدا کو عمداً دھوکا دیتے ہیں۔ اور تمام کی گمراہی کا موجب بنتے ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے عبارت پیش کردہ کے آگے ہی اس کا رد فرمایا ہے۔ جس کو آپ نے عمداً چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے :۔

"ہاں میں نے کہا ہے۔ اور اب بھی کہتا ہوں۔ کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام یقیناً فوت ہو گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن عظیم اور رسول کریم صلعم نے خبر دی ہے۔ پس ہم خدا اور رسول کی بات میں کس طرح شک کریں ۔۔۔ اور میرے اور مخالفوں کے درمیان قرآن ہی فیصلہ کن ہے" (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۲۸)

کیوں مولوی صاحب اب بھی ہوش آیا یا نہیں۔ کیا عبارت محولہ بالا کے ہوتے ہوئے کوئی صاحب عقل و انصاف وہ بات نکال سکتا ہے۔ جو آپ نے نکالی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کی پیش کردہ عبارت سے صرف آدھ صفحہ کے بعد ہی وہ عبارت درج ہے۔ جو آپ نے جان بوجھ کر چھوڑ دی ہے۔ کیونکہ وہ عبارت آپ کی ساری بنیاد کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ یونہی دنیا کو دھوکہ دینا یہ اور بات ہے۔ لیکن حق اور انصاف سے کسی بات کو پیش کرنا یہ صرف احمدیوں کا کام ہے۔ آپ جیسے مفتری اور مکذبوں کا قطعاً یہ کام نہیں ہو سکتا۔ ہاں مخالفین کا یہ کہنا۔ کہ حضرت میرزا صاحب نے از خود بغیر سند شرعی بات بنالی ہے کہ مسیح ناصری فوت ہو گئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ یہ کہنا بموجب

"آنچہ از خود آورد او نجس و مردار آورد"

واقعی افترا اور دجل ہے۔ ورنہ وہ قول کیونکر افترا اور دجل ہو سکتا ہے۔ جو از خود اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ بسند شرعی ثابت ہے۔ ایسی صاف اور صریح بات کو جان بوجھ کر مبہم اور مغالطہ دہ بنانا یہ صرف ان لوگوں کا کام ہے۔ جن کے دل پر خدا کی طرف سے مہر لگ چکی ہے۔ ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ آپ اپنے دلائل دیویہ آیات قرآنیہ اور احادیثیہ کو سنا کر جو کچھ آپ کے دل میں آئے۔ اپنی طرف سے اپنی تائید میں پیش کریں۔ لیکن انصاف اور حق کو چھوڑ کر عمداً اور بے ہودہ باتوں پر نہ اتر آویں۔ کہ اس سے نہ صرف آپ کا جھوٹا اور مفتری ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ ہر ایک عدا صاحب عقل و انصاف کے نزدیک آپ کا خالی از حق اور حقیقت ہونا بھی ظاہر و باہر ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا آپ کو کچھ کام نہیں دے سکتا۔

حیات مسیح پر بغیر احمدیوں کی چھٹی دلیل

لوگو! ذرا غور سے سنو۔ جناب مرزا صاحب فرماتے ہیں:۔

"یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے۔ جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے۔ کہ وہ زندہ ہے۔ اور ہم پر فرض ہو گیا ہے۔ کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں۔ کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے۔ اور مردوں میں سے نہیں"

(نور الحق مترجم صفحہ ۵)

چو چھٹی ہوئی۔ جا دو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

کہو احمدیو! اب بھی ہمارے عقائد حقہ کو تسلیم کرو گے یا نہیں۔ یا خاص طور سے تمہیں حضرت مسیح سے ہی عداوت ہے۔ حضرت موسیٰؑ زندہ ہوں۔ اور نہ مریم تو کوئی ہرج نہیں۔ بلکہ اُن کے زندہ آسمان پر موجود ہونے پر ایمان لانا تمہارا نبی فرض قرار دے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ کے زندہ ہونے پر تم اس قدر جھگڑا کرتے ہو۔ کہ نہ ہی قرآن شریف کی نصوص صریحہ کو مانتے ہو۔ اور نہ ہی احادیث کی باتوں کو۔ یہ کونسا فلسفہ ہے۔ کہ اگر ایک نبی زندہ آسمان پر موجود ہے۔ اور مرا نہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ دوسرا نبی کیوں آسمان پر زندہ موجود نہیں ہو سکتا۔ تم اپنے نبی کا کہا مانو۔ اور حضرت موسیٰؑ کو زندہ یقین کرو۔ ہم اپنے نبی کا کہا مانتے ہیں۔ اور عیسیٰؑ کو زندہ یقین کرتے ہیں۔ اور بموجب ارشاد سرور کائنات اُسی مسیح ناصری کا اصالتاً آسمان سے دوبارہ نزول یقین کرتے ہیں۔ خدارا کچھ تو شرماؤ۔ کیا اب بھی حضرت مسیحؑ کے زندہ ہونے کے بارے میں جھگڑا کرو گے؟

احمدیوں کی طرف سے دلیل ششم کی تردید

افسوس! مولوی صاحب ہم کہاں تک آپ کے اس جھوٹ اور فریب سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ جو آپ اس وقت کر رہے ہیں۔ زیر بحث امر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا نہیں۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ بجسد عنصری آسمان پر موجود ہونے کا ہے۔ پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ آپ لوگ کیوں اپنی بربادی اور تباہی کے آپ ہی درپے ہیں۔ اگر کچھ بھی خوف خدا ہے۔ تو پڑھو۔ اس عبارت سے صرف ۸ سطروں کے بعد کی یہ عبارت جس میں لکھا ہے۔ کہ:۔

"مارنا ایک ثابت دائم الوقوع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے۔ اور کوئی نبی ایسا نہیں۔ جو فوت نہ ہوا ہو۔ اور حضرت عیسیٰؑ سے پہلے جو نبی آئے۔ وہ فوت ہو چکے ہیں"

(نور الحق مترجم صفحہ ۵)

اب کہو مولوی صاحب۔ کیا ایسی صاف اور صریح بات کی موجودگی میں جو اسی کتاب اور اسی صفحہ کی عبارت ہے وہ نتیجہ نکل سکتا ہے۔ جو آپ نے نکالا ہے۔ ہاں جب انسان نرا بے حیا ہو جائے۔ تو جو چاہے سو کرے۔ اس کا کوئی علاج نہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ حضرت موسیٰؑ کا زندہ ہونا بموجب تصریح حضرت مسیح موعود قرآن شریف سے ثابت ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کا تو قرآن شریف میں کہیں ذکر بھی نہیں۔ پھر کیا آپ لوگ حضرت موسیٰؑ کی طرح حضرت عیسیٰؑ کو بھی زندہ مانتے ہیں۔ نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو حضرت عیسیٰؑ کی زندگی کا قیاس حضرت موسیٰؑ کی زندگی پر کرنا قیاس مع الفارق نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود نے کہاں لکھا ہے۔ کہ حضرت موسیٰؑ طبعی موت سے فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ بجسد عنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ کہ احمدیت حضرت عیسیٰؑ کے زندہ ہونے کی اور آسمان پر ہونے کی اور جسم کے ساتھ ہونے کی منکر نہیں اور یقیناً نہیں۔ بلکہ ہم تو قائل ہیں۔ کہ سب نبی زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور نہیں مرے۔ جب شہداء کی نسبت خدا تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ مرے نہیں۔ بلکہ زندہ ہیں۔ تو نبی جو شہید سے بدرجہا اولیٰ من کل الوجوہ بڑھ چڑھ کر ہے۔ اس کو احمدیت کیونکر مردہ قرار دے سکتی ہے۔

غرض مطلق زندہ ہونے یا آسمان پر زندہ ہونے میں یا جسم کے ساتھ ہونے میں کوئی جھگڑا نہیں۔ جھگڑا تو صرف اور صرف اس دنیوی زندگانی اور جسد عنصری اور جسم خاکی کا ہے۔ جسے ایک بشر اگر وہ آسمان پر زندہ ہو تو خدا قرار دیا جا سکتا ہے۔ بلکہ دیا جا رہا ہے۔ آسمان کی ایسی زندگی جس میں جسد عنصری بھی شامل ہے۔ اور وہ صرف ایک ہی بشر رسول میں خاص ہے۔ دوسرے رسولوں میں نہیں۔ احمدیت اس خلاف توحید بات کا بزور رد کرتی ہے۔ کیونکہ احمدیت اصولاً خدا کے سوا کسی بشر کو خواہ وہ کتنا بھی عظیم الشان رسول ہو۔ نام۔ صفت اور فعل میں لاشریک نہیں قرار دیتی۔ یہی اصل توحید ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کی بنا پر احمدیت کھڑی کی گئی ہے غرض حضرت مسیح موعود نور الحق میں حضرت عیسیٰ کی کلا شو یک زندگی کا بزور رد فرما رہے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ کی زندگی کی تو بظاہر قرآن کوئی شہادت نہیں دیتا۔ بلکہ اس کو مار رہا ہے۔ ہاں حضرت موسیٰ کی زندگی قرآن سے ثابت ہے۔ چنانچہ اس کو کھول کر دوسری جگہ بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اب بتلاؤ۔ کہ اس قدر تحقیقات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے میں کسر کیا رہ گئی۔۔ قرآن اور حدیث اور اجماع اور تاریخ اور معراج میں بزمرہ اموات دیکھے جانا اور عمر ۱۲۰ برس مقرر ہونا۔۔ یہ تمام شہادتیں اگر اُن کے مرنے کو ثابت نہیں کرتیں۔ تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ کوئی نبی بھی فوت نہیں ہوا سب بجسم عنصری آسمان پر جا بیٹھے ہیں۔ کیونکہ اس قدر شہادتیں ان کی موت پر ہمارے پاس موجود نہیں۔ بلکہ حضرت موسیٰ کی موت خود مشتبہ معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کی زندگی پر یہ آیت گواہ ہے۔ یعنی فلا تکن فی مریۃ منہ لقائہ۔ اور ایک حدیث بھی گواہ ہے۔ کہ موسیٰ ہر سال دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ خانہ کعبہ کے حج کے لئے آتا ہے۔ اے بزرگو! اب اس ماتم سے کچھ فائدہ نہیں اب تو حضرت مسیح پر انا للہ پڑھو۔ وہ تو بے شک فوت ہو گئے۔ کیونکہ ثبوت انتہا کو پہنچ گیا ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص۱۵)

اب اگر ایسے صاف اور صریح بیان اور تشریح کے ہوتے ہوئے بھی کوئی اپنی ضد اور ہٹ سے باز نہیں آتا۔ اور اپنی طرف سے خواہ مخواہ غلط باتوں کو حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ وہ قیامت کے دن خدا کے روبرو اس کا جواب دہ ہے۔

حیات مسیح پر غیر احمدیوں کی دلیل ہفتم

ساتویں دلیل جس کے رُو سے بدیہی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ حدیث میں جس ابن مریم کے نزول کا ذکر ہے۔ وہ ابن مریم سوائے مسیح ناصری کے یقیناً اور قطعاً کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم نے اس پیشگوئی کو مؤکد بہ حلف بیان فرمایا ہے۔ اور جو خبر وحی الٰہی سے اور مؤکد بہ حلف ہو۔ اور مؤکد بہ حلف ہو۔ اس کا ظاہری معنوں میں پورا ہونا لازمی اور ضروری ہے۔ جیسا کہ جناب مرزا صاحب نے خود بھی ہمارے اس اصول کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم کے ایسے ارشاد میں کب تخلف ہو سکتا ہے۔ جو وحی الٰہی سے اور مؤکد بہ حلف ہو۔ اور قسم صاف بتاتی ہے۔ کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے۔ نہ اس میں کوئی تاویل ہے نہ استثنا۔ ورنہ قسم میں کونسا فائدہ ہے۔" (حمامۃ البشریٰ مترجم ص۱۴)

پس بموجب اصول محولہ بالا صاف ظاہر ہے۔ کہ نزول ابن مریم والی خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے اس میں کسی تاویل یا استثنا کی گنجائش ہی نہیں۔ کیونکہ وہ پیشگوئی وحی الٰہی اور مؤکد بہ حلف کی گئی ہے۔ پس مسیح ناصری کا زندہ ہونا اور اسی کا اصالتاً واپس آنا ثابت ہے۔ اس سے کسی صورت میں بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ احمدیو! کیا اپنے نبی کا کہا اب بھی مانو گے یا نہیں۔ کیا اب بھی انکار کی کوئی گنجائش ہے؟

احمدیوں کی طرف سے دلیل ہفتم کی تردید

ہمارے مدمقابل نے اپنے بے ہودہ نمونے کے اثبات میں حضرت مسیح موعودؑ کے ایک حوالہ کی آڑ لی ہے لیکن مولوی صاحب کو معلوم نہیں۔ کہ اس حوالہ پیش کر کے انہوں نے اپنی پردہ دری کا آپ ہی سامان مہیا کیا ہے۔ کیونکہ حدیث کے الفاظ تو یہ ہیں۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ جس کے ظاہر معنے تو یہ ہیں۔ کہ تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا۔ اور وہ تم میں سے تمہارا ایک امام ہوگا۔ اب ہم تو کہتے ہیں۔ کہ انتم اور فیکم اور منکم کے صاف اور ظاہر معنی تو یہی ہیں۔ تمہارا۔ تم میں۔ اور تم میں سے۔ جس سے صاف اور صریح ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والا ابن مریم ایک فرد محمدی مسلمان ہوگا۔ نہ کوئی اور۔ لیکن آپ لوگ تو ان ظاہر معنوں کی ایسی نامعقول اور بعد تاویل کرتے ہیں۔ کہ پناہ بخدا۔ نہ ہی آپ آنحضرت صلعم کی حلف کا کچھ پاس کرتے ہیں۔ اور نہ ہی ظاہر معنوں کا کچھ لحاظ ہے۔ عیسیٰ پرستی آپ کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکی ہے۔ یہودیوں کی طرح تحریف اور ظاہر معنوں کو تو آپ بدلیں۔ اور الزام ہمیں دیتے ہیں۔ بھلا "منکم" کے یہ معنی کس عقل و دماغ میں آ سکتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ اسرائیلی نبی دنیا میں آ کر مسلمانوں کا امام بن جائیگا۔ اور انہی کہلائے گا۔ یہ ایک نہایت ہی غیر معقول تاویل ہے۔ جو ظاہر اعبارت کے نہ صرف صریح برخلاف بلکہ زبردست قوی دلائل کی اشد محتاج ہے۔ کچھ تو خوف خدا بھی چاہیئے۔ آنحضرت صلعم تو آنے والے ابن مریم کو اپنے نزول اور ظہور سے پہلے منکم کا مصداق قرار دیویں۔ اور آپ اس کو اپنے نزول اور ظہور کے بعد منکم قرار دیتے ہیں۔ آنحضرت صلعم تو صرف نزول کا لفظ فرماویں۔ جس کے معنی آنا اور ظاہر ہونا ہے۔ اور آپ اپنی طرف سے بغیر کسی صریح عبارت اور الفاظ کے خواہ مخواہ آسمان کے لفظ کی زیادہ کرتے ہیں۔ پھر آپ لوگ ابن مریم کو بغیر کسی قریبہ صارفہ کے مسیح ناصری قرار دیتے ہیں۔ جس کا آنا (اوّل) بنصوص صریحہ قرآنیہ و حدیثیہ کے ممتنع اور محال ہے۔ کیونکہ وہ فوت ہو چکا ہے۔ اور فوت شدہ واپس نہیں آ سکتا۔ اور دوسرے صریح طور سے قرآنی آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے منافی ہے۔ کیونکہ وہ ایک مستقل نبی ہے۔ اور ایک مستقل نبی کا بعد آنحضرت صلعم کے آنا ممتنع اور امر محال ہے۔ اور تیسرے آنحضرت صلعم اس کو منکم کا مصداق قرار دیتے ہیں۔ اور مسیح ناصری یقیناً اور قطعاً منکم کا مصداق نہیں ہو سکتا۔ پس تاویل تو ایک ایک لفظ کی آپ لوگ کر رہے ہیں۔ اور تاویل بھی ایسی لغو اور بے ہودہ جس سے اسلام کا کچھ رہتا ہی نہیں۔ اور الٹا الزام ہم پر دے رہے ہیں۔ کچھ تو خدا سے شرماؤ۔ کیا اسرائیلی مسیح محمدی مسلمان تھا۔ کہ "منکم" کی صراحت کے برخلاف آنیوالے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن مریم سے آپ مسیح ناصری لے رہے ہیں۔ یہ صریح طور سے یہودیوں والی تحریف نہیں تو اور کیا ہے۔ اپنا ملزم ہونا تو آپ کو نظر نہیں آتا۔ اور احمدیوں کو خواہ مخواہ مطعون کر رہے ہیں۔ سنو اور غور سے سنو۔ احمدی بفضلہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کے ارشادات کو بدل و جان قبول کرتے ہیں۔ آپ لوگ تو صرف آنحضرت صلعم کی حلفی خبر کو ظاہر پر محمول کرنے پر زور دیتے ہیں حالانکہ اس پر قطعاً عمل نہیں کرتے۔ محض زبانی جمع خرچ ہے لیکن احمدی بفضلہ تمام نصوص حدیثہ و قرآنیہ کو یہ حق دیتے ہیں۔ کہ قبل وجود قرینہ اس کو ضرور ظاہر پر حمل کیا جائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی بدل و جان تعمیل کرتے ہیں۔ جو آپ نے فرمایا:۔

"(حدیثی اور قرآنی) عبارت کا حق ہے۔ کہ قبل وجود قرینہ اس کو ظاہر پر حمل کیا جائے۔ ورنہ یہودیوں کی طرح ایک تحریف ہوگی ..... تمام نصوص حدیثہ اور قرآنیہ کا یہ حق ہے۔ کہ ان کے معنی ظاہر عبارت کے رو سے کئے جاویں۔ اور ظاہر پر حکم کیا جائے۔ جب تک کہ کوئی قرینہ صارفہ پیدا نہ ہو۔ اور بغیر قرینہ قویہ صارفہ ہرگز خلاف ظاہر معنی نہ کئے جائیں"

(تحفہ گولڑویہ صـ۳۲)

پس احمدی تو بغیر قرینہ قویہ صارفہ ہرگز خلاف ظاہر معنی کر سکتے ہی نہیں۔ اور نہ وہ کرتے ہیں۔ یہودیوں والی تحریف تو بموجب ارشاد نبویہ کے آپ لوگوں کے حصہ میں ہے۔ سو وہ آپ کو مبارک رہے۔ ہمیں ایسے امور سے بکلی بیزاری ہے ؛

حیات مسیح پر غیر احمدیوں کی دلیل ہشتم

خود جناب مرزا صاحب پچاس سال تک اس بات کے قائل رہے۔ کہ مسیح ناصری زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور وہی اصالتاً واپس نزول فرماویں گے۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں اس عقیدہ کو کھول کر لکھا ہے۔ اور اس عقیدہ کی تائید میں قرآنی آیات سے استدلال کیا ہے۔ پس احمدیوں کے واجب الاطاعت نبی کا مدت دراز تک ہمارے عقائد حقہ کی تائید کرنا صاف اور صریح اس امر کی دلیل ہے۔ کہ قرآن شریف اور احادیث کے رو سے یہی بات حق ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور وہی اصالتاً نزول کرینگے۔ فقط ؛

احمدیوں کی طرف سے دلیل ہشتم کی تردید

اس اعتراض کا جواب ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں دیتے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود ہی کی عبارت پیش کرتے ہیں۔ جس سے تمام اعتراض رد ہو جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔

"کیا کیا اعتراض بنا رکھے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کا دعویٰ کرنے سے پہلے براہین احمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا اقرار موجود ہے۔ اے نادانو۔ اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو۔ اس اقرار میں کہاں لکھا ہے۔ کہ یہ خدا کی وحی سے بیان کرتا ہوں۔ اور مجھے کب اس بات کا دعویٰ ہے۔ کہ عالم الغیب ہوں۔ جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی۔ اور بار بار نہ سمجھایا۔ کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا۔ تب تک میں اس عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا ہے۔ جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی۔ تو میں اس عقیدہ سے باز آ گیا"

(اعجاز احمدی صـ۶)

اب ایسی صاف اور صریح تشریح کی موجودگی میں جو شخص پھر بھی اپنی ضد اور ہٹ سے باز نہیں آتا۔ تو وہ خدا کے روبرو اس کا جواب دہ ہے۔ غرض نصوص قرآنیہ اور حدیثہ کے رو سے وفات مسیح ثابت ہے۔ اور ایک ذرہ بھی حیات مسیح کی تائید میں پیش نہیں کیا گیا۔ اور نہ کیا جا سکتا ہے۔ والسلام ؛

عیسائی مشن

مسیحی کفارہ کی نزاکت

نزاکتیں کئی قسم کی ہیں۔ ان میں سے ایک مسیحی کفارہ کی نزاکت بھی ہے۔ اتنی نزاکت کہ ؎

بفرقش گل کند گر سائبانی
کمر خم گردد از بار گرانی

حضرات مسیحی صاحبان جب اپنے دین کے پرچار کرنے میں ہر طرف سے منہ کی کھانے لگے۔ تو تمام بوجھ اس "نزاکت جان" یعنی غریب کفارہ پر ڈالا۔ جس کا سنبھالنا اس کے لئے اتنا مشکل ہوا تھا۔ جتنا مقدس انجیل کو الوہیت مسیح کا ثابت کرنا ؛

سب سے بھاری غلطی عیسائیوں سے یہ سرزد ہوئی۔ کہ انہوں نے عیسائیت کی تبلیغ تمام دنیا کو اور دنیا کی ہر ایک قوم کو کرنی شروع کی۔ حالانکہ یسوع چلا چلا کر فرما رہے تھے۔ کہ او خدا کے بندو میں صرف بنی اسرائیل کے لئے آیا ہوں۔ دوسری قوموں سے میرا کیا واسطہ ہے۔ ملاحظہ ہو متی $\frac{15}{24}$ "کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔ مطلب یہ ہے۔ کہ مسیحیوں نے بیچارے کفارہ پر ظلم عظیم کیا۔ کہ اس پر تمام دنیا کا بوجھ ڈالا۔ تمام دنیا کو تو چھوڑو۔ وہ تو بنی اسرائیل کا بوجھ سنبھالنے کے قابل بھی نہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:۔

"اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ دولتمند کا آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے۔ اور پھر تم سے کہتا ہوں۔ کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولتمند خدا کی بادشاہت میں داخل ہو" (متی $\frac{19}{23-24}$)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لو چھپٹی ہوئی۔ یہاں بھی نزاکت جان" کی کمر ہمت ٹوٹی۔ بنی اسرائیل میں سے بھی دولتمند نکالے گئے۔ باقی کون رہے۔ بنی اسرائیل کے چوڑے چمار۔ ہائے بیکسی۔ لیکن کیا کفارہ ان کی بھی کچھ مدد کر سکتا ہے۔ جواب ملے گا۔ کہ ضروری نہیں۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ :-

"جس کسی نے بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے اس کو سو گنا ملیگا۔ اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا"

(متی ۱۹/۲۹)

اقبال نے اس کو یوں نظم کیا ہے۔ کہ ؎

مجنوں نے شہر چھوڑا تو صحرا بھی چھوڑ دے
نظارہ کی ہوس ہے تو لیلیٰ بھی چھوڑ دے

بالفاظ دیگر ؎

کمالِ ترک سے ملتی ہے یاں مراد
یہی نہیں بلکہ ایسے صاحبان جو گھر بار چھوڑ کر اس کے پیچھے چلیں۔ وہ سر پر کفن باندھ کر چلیں۔ یہاں بھی انجیل ملاحظہ ہو :-

"اور جو کوئی اپنی صلیب نہ اٹھائے۔ اور میرے پیچھے نہ چلے۔ وہ میرے لائق نہیں۔ جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے۔ اسے کھوئے گا۔ اور جو کوئی میرے سبب اپنی جان کھوتا ہے۔ اسے بچائیگا" (متی ۱۰/۳۸-۳۹)

یعنی جو صلیب نہیں اٹھائے گا۔ اور یسوع کی طرح جان نہیں دیگا۔ وہ ابدی زندگی نہیں پائیگا۔ کفارہ یہاں کام نہیں دیتا۔ اپنی ہمت اور جانبازی سے کام چلے گا۔ اللہ اللہ۔ اتنی نزاکت۔ غالب کو پتہ لگے تو فوراً منہ سے کفن پھاڑ کر بول اٹھے کہ ؎

صنم سنتے ہیں تیری بھی کمر ہے
کہاں ہے کس طرف ہے اور کدھر ہے

اتنا تو کفارہ کی نزاکت کے متعلق تھا۔ اب ذرا امکان کفارہ کے متعلق بھی سن لو۔

(۱) عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ خدا عادل ہے۔ فرض کیا کہ ایسا ہی ہے۔ تو (الف) عدل کس سے کریگا جبکہ تمام مسیحی کفارہ کی وجہ سے بخشے جائیں گے (ب) عدل بھی عجیب ہے۔ کہ لوگ گناہ کریں۔ اور ان کو سزا نہ ملے کفارہ کی وجہ سے بخشے جائیں۔ اور اگر ملتی بھی ہے۔ تو ایک بے گناہ کو۔ یہ بھی عجیب عدل ہے۔ کیا کہتے ہیں۔ ع

کسی کی جان گئی اور تیری ادا ٹھہری

---

(۲) انجیل نصیحتوں اور پہاڑی وعظوں سے بھری پڑی ہے۔ زنا نہ کرو۔ قتل نہ کرو۔ یہ کرو وہ نہ کرو وغیرہ اگر کفارہ ہی کافی تھا۔ تو پھر یہ بندشیں کیسی ہیں۔ کیوں نہ اس دنیا میں بھی آزاد زندگی گذاریں۔ اور پھر کفارہ سے فائدہ اٹھا کر خدا کی بادشاہت میں بھی داخل ہوں ؟

---

(۳) اگر مسیح کو واقعی کفارہ کا خیال ہوتا۔ تو خوشی سے اپنی رضا اور رغبت سے بھاگ کر صلیب کے بوسے لیتے۔ مگر یہاں تو یہ حال ہے۔ کہ پہروں روتے ہیں۔ گڑگڑاتے ہیں۔ کہ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ کہ اے خدا اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ صلیب پر چڑھنا لعنتی موت مرنا ہے ؟

---

(۴) انجیلی دعا میں یہ بھی ہے۔ کہ "(اے باپ) ہمارے گناہوں کو معاف کر۔ کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں" (لوقا ۱۱/۴) یہ نہیں۔ کہ ہمارے گناہوں کو معاف کر۔ کیونکہ مسیح ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو گیا ہے ؟

---

(۵) خدا ہمارا مالک ہے۔ وہ جیسا چاہے کر سکتا ہے لوگوں کے گناہ بغیر کسی وجہ کے معاف کر سکتا ہے۔ اپنے بیٹے کو پھانسی پر لٹکانے کی کیا خاص ضرورت پیش آئی تھی ؟

(۶) مسیح کا خود کفارہ پر ایمان نہیں تھا۔ وہ نصیحت کر کے اُن پر عمل کرنے کو کہتے تھے بے عمل اس کی نظر میں بے وقوف تھا (دیکھو متی باب ۷ آیت ۲۴ تا ۲۷)

---

(۷) یسوع نے خود یوحنا سے بپتسمہ لیا۔ اور اپنے لئے دعا مانگی (لوقا ۳/۲۱) اوروں کے واسطے کس طرح کفارہ ہوئے ؎

خود بے منزل ہے آوارہ غریب
خضر کو کیسے بنائیں رہبر

(۸) ایک بدچلن عورت کے گناہ اس لئے معاف ہوئے۔ کہ اُس نے یسوع کے پاؤں پر عطر ڈالا۔ اور پھر زلفِ عنبریں سے اس کے پاؤں کو پونچھا۔ اور ان کو چوما۔ اس کے واسطے کفارہ میں گنجائش نہیں تھی۔ اپنا اخلاص دکھا کر کامیاب ہوئی۔ (لوقا ۷/۳۶ تا ۵۰)

(خاکسار صباز سرحدی بی۔ اے)

یہودی مشن

مصنف کذبات مرزا کے نام خط

مکرمی۔ السلام علیکم۔ ٹریکٹ مسمّٰی بہ کذبات مرزا مصنفۂ باب لعین ابو عبیدہ نظام الدین ملا جس کے بابت عرض ہے۔ کہ :-

(۱) ایسے ایرے غیرے نتھو خیرے گمنام گھسیٹے کی لکھنے کی کیا حیثیت ہے۔ جو محض نفس پرستی کیلئے جھوٹ بول کر شہرت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی ٹریکٹ عقائد مسیح قادیانی ملا۔ جو سراسر کذب و بہتان سے لبریز تھا۔ اور جس کے جھوٹ ایک مجمع کے روبرو اصل کتابوں کو سامنے رکھکر (جس کے حوالے تحریف کر کے لکھے گئے تھے) اصل حوالے پیش کر کے ظاہر کئے گئے تھے۔ حاضرین میں سے ایک بابو خدا بخش صاحب اکونٹنٹ کلرک بھی تھے۔ جنہوں نے صرف ایک جھوٹ کے نسبت اُس سے دریافت کیا تھا۔ اور اس کو لکھا تھا۔ کہ اسمع ولدی مرزا صاحب کا کوئی الہام نہیں۔ نہ البشریٰ مرزا صاحب کی کوئی تصنیف ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کے جواب میں اس نے بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ کیا دوسرے بھی الہام نہیں۔ گویا اپنے جھوٹ اور افترا کو تسلیم کیا۔ اور یہ بھی لکھا کہ مرزائیوں کو پہلے حوالے مت بتلاؤ۔ بلکہ ان سے اقرار لے کر بتلاؤ یعنے دھوکہ سے کامیابی حاصل کرو۔ اگر اس کے اس خط کے اصل مضمون کی ضرورت ہو۔ تو طلب پر پیش خدمت کروں گا۔ جس سے اس کی معقولیت ظاہر ہو جائیگی۔ اس خط میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "کیا وہاں کوئی مرزائی مولوی بھی ہے۔ یا سب گامے نتھو خیرے صرف بابو ہی بابو ہیں۔" گویا جو مولوی نہ ہو یا بابو ہو۔ وہ سب گامے نتھو خیرے ہی ہوتے ہیں۔ چونکہ سائنس ماسٹر یا گاجر مولی ماسٹر نے بھی اپنے نام کے ساتھ مولوی فاضل یا مولوی عالم نہیں لکھا ہے۔ اس لئے وہ خود بھی گامے نتھو خیرے ہی ہیں۔ اور قابل خطاب نہیں۔ کیونکہ اگر وہ مولوی ہوتا۔ تو جھوٹ بولنے کے بجائے استغفار کرتا۔ اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مصداق نہ بنتا۔ نہ بہودیانہ تحریف کرتا۔

(۲) کذبات مرزا تو کیا۔ ان لوگوں نے تو حضرت محمد الرسول صلعم کے جدامجد حضرت ابراہیمؑ پر بھی جھوٹ بولنے کا الزام لگایا ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے تین دفعہ جھوٹ بولا ہے۔ حالانکہ قرآن میں اللہ تعالےٰ نے ان کو صدیق کا خطاب دیا ہے۔ ان جیسوں کی تو عادت مستمرہ ہے۔ کہ راستباز انبیاء کو جھوٹا کہیں۔ پس سائنس ماسٹر نے بھی دوسروں کی باسی تے چاٹ کر حضرت احمد نبی اللہ کو جھوٹا لکھدیا۔

(۳) اظہار حقیقت کے سرخی کے نیچے اس نے لکھا ہے۔ کہ سنہ ۱۳۰۰ھ میں حضرت مرزا صاحب کو شیطانی وحی ہوئی تھی۔ جو اس کو بحساب ابجد معلوم ہوئی ہے اس سیاہ دل انسان نے یہ نہ سوچا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے وحی میں تو بہت سے قرآنی آیات بھی ہیں کیا یہ الفاظ شیطانی وحی کے ہیں۔ اگر وہ حضرت مرزا صاحب کے وحی کو شیطانی تصور کرتا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ قرآن پر اس کا ایمان نہیں۔ خواہ وہ منافقت کے طور پر کچھ کہتا رہے۔ پس ہم بھی اظہار حقیقت کے لئے عرض کر دیتے ہیں۔ کہ ہر صادق نبی کے زمانے میں شیطان اپنے لشکر کو مقابلہ کے لئے آراستہ کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر وحی کی بارش کرتا ہے۔ تو شیطان بھی اپنی ذریت کو القاء کر کے مقابلہ کے لئے آمادہ کرتا ہے۔ جیسے فرمایا۔ وکذالک جعلنا لکل نبی عدواً شیطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض۔ پارہ ۸ آیت ۲۔ پس اسی اصول پر ضروری تھا۔ کہ حضرت احمد نبی اللہ کے مقابلہ میں شیطان اپنی ذریت کھڑا کرتا۔ خواہ سنہ ۱۳۰۰ھ میں ہو۔ یا سنہ ۱۳۵۱ھ میں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اسی سلسلہ میں سنہ ۱۳۵۱ھ میں باب لعین ابو عبیدہ نظام الدین (جس کے اعداد اس کی تجویز پر بحساب ابجد ۱۳۵۱ ہوتے ہیں) مقابلہ کے لئے کھڑا ہوا۔ مگر حسب وعدہ الٰہی انا لننصر رسلنا حضرت احمد رسول اللہ کامیاب ہوئے۔ اور شیطان کی ذریت مخذول و نامراد ہو کر خائب و خاسر ہلاک ہوئی۔ اور یہی حال باب لعین کا بھی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۴) اعلان انعام اظہار صداقت کے لئے تو اچھی بات ہے۔ مگر گامے نتھو خیرے صداقت سے کیا تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے کہ باب لعین ہے۔ وہ تو اپنے جھوٹ کو چھپانے کی ناکامیاب کوشش کرتے ہیں۔ اگر یہ انعامی وعدے سچے ہیں۔ تو طریق فیصلہ میں جو انعام مقرر کیا ہے۔ کہ جو شخص کسی قادیانی کو مقابلہ پر لانے میں کامیاب ہوگا۔ اس کو ایک کلاہ دستگی انعام میں دی جائیگی۔ تو چونکہ اخبار فاروق کے ذریعہ سائنس ماسٹر کے مقابلہ میں ماسٹر محمد علی صاحب اظہر کذبات مرزا کے لئے پیش ہو چکے ہیں۔ اس لئے چاہیئے۔ کہ باب لعین لعنت سے دست بردار ہو کر وعدہ کو پورا کر کے میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کو حسب وعدہ کلاہ و تگی بلا چون و چرا بھیجدے۔ اور فیصلہ کے متعلق جو طریقہ چاہے اختیار کرے۔ اگر وہ یہ وعدہ پورا کرے۔ تو اس کے دوسرے وعدوں پر بھی اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ پبلک کو نادان سمجھ کر دھوکا دینا چاہتا ہے۔ مگر ایسے وعدہ خلافوں اور دروغ بافوں سے یہ امید کہاں۔ اگر وعدے کے سچے ہوتے۔ تو ان پر رحمت کے دروازے کھل جاتے۔ اور باب لعین ابو عبیدہ نظام الدین سنہ ۱۳۵۱ھ میں نہ بنتے۔ مفصل جواب کذبات مرزا کا اخبار فاروق میں ملاحظہ فرماویں۔ ۳۰-۳-۳۳

(دکھتر بن مسیح الدین احمد سکول ماسٹر لنڈی کوتل)

الفقیہ اور خانصاحب منظور الٰہی

ایک تیر سے دو شکار

مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ میری طرف سے متعدد رسائل و اخبارات میں احمدیت سے بیزاری کے متعلق مضمون چھپوایا گیا ہے۔ لیکن میں بذریعہ تحریر ہذا اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں خداوند کریم کے فضل و کرم سے احمدی ہوں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تمام دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ اور خداوند کریم کے حضور دست بدعا ہوں۔ کہ وہ مجھے احمدیت پر ہی قائم رکھیں۔ کیونکہ احمدیت ہی اسلام ہے۔ میں نے کسی قسم کی کوئی تحریر کسی اخبار میں برائے اشاعت نہیں بھیجی۔ لیکن یہ سب کارروائی میرے ان بزرگوں کی طرف سے ہوئی ہے۔ جنہوں نے ایسی تحریر بندہ کو ڈرا دھمکا کر حاصل کی تھی۔ اسی بناء پر ایک خط میاں محمد منظور الٰہی صاحب جائنٹ سیکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگز لاہور کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ جس میں اس نے مجھے قادیانیت سے بیزاری کے متعلق مبارک باد دی ہے اور لکھا ہے۔ کہ قادیانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں غلو کرتے ہیں۔ سو اسے واضح ہو دے۔ کہ قادیانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں غلو نہیں کرتے۔ بلکہ اظہار حقیقت کرتے ہیں۔ کاش کہ وہ ایسا لکھنے سے پیشتر اپنی مصنفہ کتاب "البشریٰ" کا ہی ٹھنڈے دل سے مطالعہ کر لیتے۔ جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کے تمام ایسے الہامات بھی درج کئے ہیں۔ جن سے آپ کی نبوت بغیر

(اصل مضمون جو فاروق میں شائع ہوا)

(جو چوہدری عبدالدین احمد صاحب ہیڈ ماسٹر نے چھپوا کر فاروق منزل سے شائع کیا)

(جو چوہدری عبدالدین احمد صاحب ہیڈ ماسٹر نے چھپوا کر فاروق منزل سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصیت نمبر ۳۶۰۹

میں فاطمہ عرف بڈھی بی بی والدہ عبدالقادر خان احمدی قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن اسلام پورہ لائل پور آج مورخہ ۲/۳۲ ۲۰ بلاجبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں +

میرے مرنے کیوقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مین صد روپیہ جو کہ میں نے اپنے لڑکے مسمی عبدالقادر احمدی سے لینا ہے۔ اس کے ۱/۲ حصہ کا ذمہ وار مذکورہ بالا میرا لڑکا ہے۔ یعنی یکصد روپیہ وہ ادا کریگا +

العبد:۔ فاطمہ عرف بڈھی بی بی۔ نشان انگوٹھا + ۲/۳۲ ۲۰

گواہ شد:۔ عبدالقادر خان احمدی۔ اسلام پورہ۔ لائل پور شہر۔

گواہ شد:۔ محمد حنیف احمدی چک نمبر ۲۳۶ خان پور۔ برا ستہ کیس گڑھ نمبر ۱۳۸ ضلع لائل پور +

وصیت نمبر ۳۸۱۶

میں رستم علی ولد شیخ اصغر علی قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال ساکن زیرہ ضلع فیروزپور آج مورخہ ۱۰/۳۲ ۷ بلاجبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں +

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک مکان خام واقعہ زیرہ خاص جسکی قیمت اندازاً ۲۰۰ دو صد روپیہ ہے۔ چار گھماؤں اراضی بارانی واقعہ رقبہ زیرہ جس کی قیمت دو صد روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۱۵/۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائے گا۔ فقط۔ ۷ اکتوبر ۳۲ء +

گواہ شد:۔ شیخ عنایت علی ولد اصغر علی سکنہ زیرہ +

العبد:۔ شیخ رستم علی ولد اصغر علی محرر میونسپل کمیٹی زیرہ بقلم خود +

گواہ شد:۔ فیض محمد ولد علی محمد قوم ارائیں سکنہ زیرہ بقلم خود +

وصیت نمبر ۳۳۱۹

ڈاکٹر محبوب عالم ولد ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم قوم راجپوت جنجوعہ عمر ۵۶ سال ساکن امرتسر آج بتاریخ ۱۲ ۱۱/۳۰ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں +

میری جائداد اس وقت یہ ہے۔ ایک مکان رہائشی واقعہ امرتسر متصل اسلامیہ سکول۔ میں ۱/۸۰ حصہ ۳۶ بیگہ اراضی زرعی واقعہ موضع ادہو والی ضلع گجرانوالہ میں ۱/۸۰ حصہ مکان اور اراضی مذکورہ میں میرے حصہ کی قیمت ۸۷۵/ روپے بنتی ہے۔ لیکن میرا گذارہ ۸۷/۸ روپے ماہوار پنشن پر بھی ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری وفات کے بعد میری جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن اگر میں کوئی رقم نقد اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں گا۔ تو وہ رقم دسویں حصہ جائداد کی قیمت سے منہا کردی جائیگی۔ اور میں اپنی پنشن کا دسواں حصہ بھی تازیست خود صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز اسکے علاوہ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی +

گواہ شد:۔ عبدالمجید پلیڈر امرتسر

العبد:۔ محبوب عالم سینیر سب اسسٹنٹ سرجن ریٹائرڈ امرتسر

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد منیر امیر جماعت احمدیہ امرتسر +

وصیت نمبر ۳۳۱۲

میں مسمات ایمنہ بی بی زوجہ مظفر خاں صاحب حوالدار قوم جھمٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن پنڈی رام پور ڈاکخانہ کھاریاں ضلع گجرات آج بتاریخ ۲۴ ۱۱/۳۰ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں +

میری جائداد موجودہ مہر مبلغ پانسو روپیہ بصورت اراضی مالک رقبہ واقعہ کھاریاں ضلع گجرات کا ۱/۱۰ حصہ جو سونا دس تولہ قیمت بحساب درجہ اس وقت ۲۲/۰ روپے فی تولہ = ۲۲۰ روپے کا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ = ۲۲ روپے

کل جائداد اس وقت سات سو بتیس ۷۳۲/۰ روپے کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائداد کے علاوہ کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کچھ روپیہ بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی +

گواہ شد:۔ محمد آمین والد موصیہ۔

العبد:۔ ایمنہ بی بی بقلم خود۔

گواہ شد:۔ غلام یٰسین برادر موصیہ +

وصیت نمبر ۲۳۸۶

میں محمد نذیر ولد مولوی عبدالحکیم صاحب قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن بھمبہ ڈاکخانہ جلو ضلع لاہور آج بتاریخ ۲۸ ۱۲/۳۰ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میری زمین موروثی دو بیگہ واقع موضع بھمبہ رکھ میاں سلطان میں ہے۔ مگر مجھے اس کے بیعہ و رہن وغیرہ کا حق نہیں ہے۔ اس لئے میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی پیداوار فصلانہ کا دسواں حصہ ہر فصل پر بعد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی + گواہ شد:۔ محمد عبداللہ کلرک قلعہ فیروزپور

العبد:۔ محمد نذیر بقلم خود۔

گواہ شد:۔ نبی بخش احمدی ملازم ریلوے۔ فیروزپور چھاؤنی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۳۵۲۳

میں پیر محمد ولد چوہدری کریم بخش صاحب راجپوت بھٹی ساکن بھاگو بھٹی صدر سیالکوٹ آج بتاریخ ۱۰/۳۱ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۶۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی + المرقوم ۳ر اکتوبر ۱۹۳۱ء

گواہ شد:۔ چوہدری کریم بخش صاحب قوم راجپوت ساکن بھاگو بھٹی۔ ڈاکخانہ سیالکوٹ۔ والد موصی بقلم خود۔

العبد:۔ چوہدری پیر محمد ولد کریم بخش صاحب راجپوت بھٹی سکنہ بھاگو بھٹی۔ حال ملازم اٹک آئل کمپنی کہوٹہ۔ ضلع کیمل پور

گواہ شد: حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال حلقہ سیالکوٹ۔ بقلم خود +

وصیت نمبر ۲۵۹۲

میں مقصودہ بیگم زوجہ پیر محمد زمان شاہ صاحب قوم سید عمر ۴۲ سال ساکن دانہ ڈاک خانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ آج بتاریخ ۱۷/۱۲ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ دو ہزار روپیہ۔ زیور طلائی لگ بھگ تولہ۔ کپڑے سینے کی مشین سنگر۔ برتن پختہ جو والدین کی جانب سے شادی کے موقعہ پر جہیز میں ملے ہیں۔ ان کا ۱/۱۰ حصہ۔ جو برتن میرے مرنے پر باقی ہوں۔

نوٹ:۔ حق مہر کا دسواں حصہ یعنی مبلغ ۲۰۰/- روپیہ کی ادائیگی ابھی سے یعنی یکم مئی ۱۹۳۷ء سے بحساب ۵ ماہوار شروع کردوں گی +

گواہ شد:۔ سید مقصود علی شاہ احمدی۔ بقلم خود۔

العبد:۔ مقصودہ بیگم احمدی۔ بقلم خود۔

گواہ شد:۔ پیر محمد زمان شاہ احمدی وکیل مانسہرہ ضلع ہزارہ۔ بقلم خود +

وصیت نمبر ۳۸۵۳

منکہ زینب بی بی بیوہ ڈاکٹر یعقوب خانصاحب قوم پٹھان عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن جہلم آج مورخہ ۱۲/۲۲ بلاجبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ چار سو روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ ۲۵/- روپیہ ماہوار میری پنشن ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ حق مہر کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ انجمن احمدیہ قادیان کردیا ہے اور پنشن کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ کرتی رہوں گی + گواہ شد:۔ احمد حیات خاں لیسر موصیہ بقلم خود + العبد زینب بی بی بقلم خود + گواہ شد:۔ شاہ عالم سیکرٹری مال انجمن احمدیہ جہلم +

وصیت نمبر ۳۷۰۵

منکہ سیدہ بیگم بیوہ خواجہ غلام حسن مرحوم قوم کشمیری مٹو پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن کوچہ اسد اللہ صاحب وکیل کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر آج مورخہ ۲۲/۲۲ بلاجبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی مالیتی ۵۰/- روپے۔ ایک مکان مالیتی ۳۰۰۰/- کل ۳۰۵۰/- جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ بوقت وفات اگر میرا کوئی متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی +

گواہ شد:۔ سید بہادر شاہ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ امرتسر۔ مورخہ ۲۲ر جنوری ۱۹۳۳ء۔

العبد:۔ سیدہ بیگم بیوہ خواجہ غلام حسین صاحب مرحوم نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ ظہور شاہ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ کوچہ میاں اسد اللہ وکیل نواسہ موصیہ ۲۰/- +

وصیت نمبر ۳۸۱۵

میں گل محمد ولد جہنڈو خاں قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۶ء ساکن بنڈی ڈاک خانہ تونسہ تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ آج مورخہ ۱۱/۳۲ بلاجبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمد چالیس ۴۰/- روپیہ ہے۔ جس پر میرا اور میرے اہل وعیال کا گزارہ ہے۔ باقی ہر ایک قسم کی ملکیت پر میرے والدین کا تصرف ہے۔ مثلاً زمین مال مویشی زیورات وغیرہ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا یکم نومبر ۱۹۳۲ء تازیست۔ انشاء اللہ۔ میری وفات کے بعد جس قدر ملکیت میری ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی +

گواہ شد:۔ غلام حیدر احمدی مدرس لنڈ بقلم خود ۱۱/۳۲

العبد:۔ گل محمد دوئم مدرس مڈل سکول لنڈ شاؤن ضلع ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد:۔ عبدالقادر خان احمدی ہیڈ ماسٹر لنڈ ۱۱/۳۲

وصیت نمبر ۳۶۴۲

میں محمد حسین ولد نبی بخش قوم سوتر پیشہ حجام عمر قریباً پینتالیس سال تاریخ بیعت ۳۱ مئی ۱۹۳۰ء ساکن ڈسکہ کلاں ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ آج مورخہ ۳/۳۲ بلاجبر واکراہ بقائمی ہوش وحواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام پختہ قیمتی مبلغ ۵۰۰/- روپیہ۔ نقد ایک ہزار روپیہ میرے پاس ہے۔ اور قریباً دیگر برتن وغیرہ اثاثہ البیت مبلغ یک صد روپیہ کا ہے۔ اسکے سب کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان اسکی مالک ہے۔ میرے ورثاء کو کسی قسم کا حق نہ ہوگا۔ کہ وہ ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو دینے میں روک ڈالیں۔ بلکہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار ہے۔ کہ جس طرح چاہئے وصول کرے۔ اور اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں دوں گا۔ تو اسکی باقاعدہ رسید صدر انجمن احمدیہ سے لے لوں گا۔ جو باقی سے منہا کی جاویگی۔ میرے مرنے کے بعد اسکے سوا اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی مالک انجمن ہوگی - اور آمدنی مبلغ ۱۵/- روپیہ ماہوار ہے - اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا گواہ شد:- عبدالعزیز احمدی ولد چراغ الدین صاحب مرحوم - انسپکٹر تبلیغ تحصیل لاہور العبد:- محمد حسین حجام بقلم خود - گواہ شد:- محمد ابراہیم بقاپوری مہتمم تبلیغ بقلم خود +

وصیت نمبر ۳۸۱۹

میں زہرہ خاتون زوجہ ملک محمد الدین صاحب قوم ککے زئی ساکن ایمن آباد ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالا آج مورخہ ۱۱/۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو - اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بدوصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی رقم یا اس جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے - زیور قیمتی /۱۵۰ روپیہ صرف جس کا دسواں حصہ مبلغ ۱۵/- روپیہ نقد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں مورخہ ۱۱/۳۲ گواہ شد:- اصغر علی پنشنر محکمہ نہر + العبد:- زہرہ خاتون بقلم خود +
گواہ شد:- احمد علی ولد شیخ اصغر علی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر - راولپنڈی ڈویژن نارتھ ویسٹرن ریلوے - حال قادیان - دارالامان +

وصیت نمبر ۳۸۱۱

میں محمد لیسین خان ولد محمد عالم خاں قوم پٹھان پیشہ ٹھیکیداری عمر چالیس سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۸ء ساکن فیروزپور چھاؤنی - ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع فیروزپور آج مورخہ ۱۱/۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے - ایک مکان خام واقعہ محلہ دس نمبر چھاؤنی فیروزپور قیمتی اندازاً /۶۰۰ روپیہ - ایک مکان پختہ خام واقعہ دس نمبر محلہ قیمت ایک ہزار روپیہ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں ہے - بلکہ ماہوار آمد پر ہے - جو گھٹتی بڑھتی رہتی ہے - اور اس وقت پچاس روپیہ ماہوار ہے - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں - کہ جو جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو - اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں داخل کروں - تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہائی کر دیا جائے گا - فقط مورخہ ۷/۱۱/۳۲ +
گواہ شد:- برکت علی احمدی آرسنل فیروزپور العبد:- محمد لیسین خاں موصی بقلم خود +
گواہ شد:- نواب الدین چیف سیکرٹری جماعت احمدیہ علاقہ فیروزپور - شہر فیروزپور +

وصیت نمبر ۳۶۹۹

میں فیض الدین ولد علی محمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت ماہ دسمبر ۱۹۱۸ء ساکن زیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع فیروزپور - آج مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۲ء بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں +

میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے - زمین قریباً ۴ گھماؤں واقعہ موضع رینہ تحصیل موگہ قیمتی /۵۰۰ روپیہ مکان واقعہ زیرہ خاص در رینہ تحصیل موگہ قیمتی /۲۰۰۰ کل میزان ڈھائی ہزار - لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں - بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۲۶/- روپیہ ماہوار ہے - میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - کہ جو میری جائداد بوقت وفات ثابت ہو - اس کے بھی نویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی - اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں - تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا +
گواہ شد:- نواب الدین ۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء + العبد:- فیض محمد پٹواری حلقہ زیرہ ضلع فیروزپور
گواہ شد:- شیخ عنایت علی نشان انگوٹھا +

وصیت نمبر ۳۸۰۳

میں رسول بی بی زوجہ شیخ حسن صاحب احمدی قوم شیخ عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکنہ یادگیر ریاست حیدرآباد دکن آج مورخہ ۱۲/۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری اس وقت جائداد بصورت مہر اور زیور کے قریباً /۱۸۰۰ اٹھارہ سو روپیہ ہے - میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - میری وفات پر انجمن میری جائداد کا ۱/۱۰ حصہ وصول کر سکتی ہے - میں انشاء اللہ کوشش کروں گی - کہ اپنی زندگی میں ہی وصیت کی رقم انجمن میں داخل کر دوں - فقط نشان انگشت موصیہ +
گواہ شد:- محمد اعظم + گواہ شد:- شوہر موصیہ شیخ حسن محمد:- گواہ شد:- محمد امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد - دکن +

وصیت نمبر ۳۸۰۴

میں عزیز بیگم بنت حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم آف لاہور - زوجہ سیٹھ محمد اعظم صاحب قوم قریشی عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نمبر ۵۵۵۱ مچھلی کمان حیدرآباد دکن - آج مورخہ ۱۰/۳۲ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائداد اس وقت بصورت زیور اور کپڑوں وغیرہ کے قریباً چھ ہزار پانسو /۶۵۰۰ روپیہ کی ہے - اور میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں - میں انشاء اللہ کوشش کروں گی - کہ حصہ وصیت اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں - لیکن اگر میں ایسا نہ کر سکی - پھر اس حصہ وصیت کی ادائیگی کے ذمہ دار میرے وارث ہونگے - اگر میری وفات تک میری جائداد میں کوئی اضافہ ہوا - تو حصہ وصیت میرے ورثہ اس وقت کی جائداد کے حساب سے ادا کریں گے - اور خدانخواستہ اگر کمی ہو - تو بھی جسقدر جائداد ہو - اس کے حساب سے -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد:۔ محمد امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن ✦ العبد:۔ عزیز بیگم احمدی۔ دستخط موصیہ مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۳۲ء ✦ گواہ شد:۔ محمد اعظم ✦

وصیت نمبر ۳۷۱۵

میں مسیح الدین ولد حافظ نور محمد صاحب قوم افغان پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۱۰ء ساکن موضع کوٹھ ڈاک خانہ خاص تحصیل صوابی۔ ضلع پشاور آج مورخہ ۲۵ ۹/۳۲ بلاجبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ صرف ایک مکان خام جو برادرم شمس الدین احمدی موصی کے ساتھ مشترک ہے۔ اور جسکی قیمت برادرم موصوف نے ۵۰۰/ روپیہ مقرر کرکے مکان اپنا قرار دیا ہے۔ اس میں سے جو میرا حصہ قیمت میں سے ملیگا۔ اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ اسکے علاوہ میری جائداد منقولہ سامان خانگی ہے۔ جو تقریباً دو صد روپیہ قیمتی ہوگا اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ اس وقت میری تنخواہ ۳۱/ روپیہ ماہوار ہے۔ جس پر میرا گذارہ ہے۔ اور اسکے علاوہ بھی تحریری کام میں کچھ آمد ہو جاتی ہے۔ میں ہر ایک آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد اسکے علاوہ میری مزید جائداد ہو جس کا حصہ ۱/۱۰ میں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان میں نہ داخل کیا ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ یکم ستمبر ۱۹۳۲ء

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم احمدی ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن کیمپ لنڈی کوتل ✦

العبد:۔ مولوی مسیح الدین احمد احمدی سکول ماسٹر۔ لنڈی کوتل بقلم خود۔ جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ خیر ایجنسی۔ لنڈی کوتل ✦ گواہ شد:۔ محمد الطاف احمدی کلرک دفتر گورنمنٹ ایجنسی خیبر۔ لنڈی کوتل ✦

وصیت نمبر ۳۸۳۶

منکہ صدیقہ سلطانہ زوجہ چوہدری عبدالعزیز قوم ارعین عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن گھنا پور ڈاک خانہ چیتی بھان تحصیل و ضلع سیالکوٹ۔ آج مورخہ ۲۰ ۹/۳۲۔ بلاجبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر نقدی دو ہزار روپیہ اور قیمت زیورات ۳۵۰ روپیہ۔ اور قیمت برتن ہائے خانگی یکصد روپیہ جو کل ۲۵۰/ روپیہ پر مشتمل ہے

گواہ شد:۔ غلام حسن۔ شہر سیالکوٹ ارا ضی یعقوب بقلم خود ✦ العبد:۔ بقلم خود صدیقہ سلطانہ

گواہ شد:۔ فضل احمد احمدی قائمقام انسپکٹر وصایا سیالکوٹ بقلم خود ✦

گواہ شد:۔ عبدالعزیز بقلم خود ✦

وصیت نمبر ۳۷۴۴

میں زینب بنت سیٹھ عبداللہ الہ دین قوم خواجہ ساکن سکندر آباد ریاست حیدرآباد دکن آج مورخہ ۱۲/۳۱ ۲۰ بلاجبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس ۱۵۰۰/ روپیہ کا زیور ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے سوا میری اور کوئی جائداد نہیں ہے ✦

بہ

گواہ شد:۔ عبداللہ الہ دین۔ العبد:۔ زینب بنت عبداللہ الہ دین:۔ گواہ شد عبدالرحیم میر

وصیت نمبر ۳۸۲۵

منکہ نور بیگم زوجہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ قوم جھمٹ جٹ عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی سکنہ قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور۔ آج مورخہ ۱۲/۳۲ ۱۱ بلاجبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میر احق مہر معہ قیمت زیورات صمار پانسو روپیہ ہے۔ میں اس کا ساتواں حصہ (بہتر روپے عہ روپیہ) کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائدادیں پیدا کروں۔ یا جو جائداد میرے والدین یا دوسرے لواحقین سے مجھے ملے۔ اس کے بھی ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ✦

گواہ شد:۔ محمد ابراہیم سیکرٹری وصایا بنگانہ صاحب حال وارد لاہور ✦

العبد:۔ نور بیگم زوجہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ سنٹرل جیل کوارٹر۔ لاہور ✦

گواہ شد:۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ اسسٹنٹ سرجن سنٹرل جیل کوارٹر سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ مزنگ لاہور ✦

وصیت نمبر ۳۶۸۸

منکہ اقبال اختر زوجہ ملک بہادر خاں موصی قوم شیخ قانون گوئے پیشہ ملازمت عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن وڈالا بانگر ڈاک خانہ وڈالا بانگر تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ آج مورخہ ۶/۳۲ ۹ بلاجبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور ۲۵۰/ حق مہر ۲۵۰/ میزان ۵۰۰/ روپیہ صرف ✦ گواہ شد:۔ ملک بہادر خاں ہیڈ ماسٹر۔ موصی نمبر ۲۹۴ شہر موصیہ بقلم خود

العبد:۔ خاکسار اقبال اختر زوجہ ملک بہادر خاں۔ ہیڈ ماسٹر۔ بقلم خود ۶/۳۲ ۹ ✦ گواہ شد:۔ شیخ محمد خورشید برادر موصیہ